رجسٹرڈ ایل نمبر ۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتیٰ یغیروا ما بانفسہم (انا اوی القریہ) نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

لوز دکھلا کے تیرا سکو کیا ملزم خوار
سب کا دل آتش سوز انہیں جلایا ہم

الحکم

قادیان دارالامان

چہ گویم با تو گر آئی چہ در قادیان بینی
شفا بینی دوا بینی غرض دارالامان بینی

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

نمبر ۳۲ | قادیان دارالامان ۱۰ ستمبر ۱۹۰۲ء یوم چہارشنبہ | جلد ۶

فہرست مضامین

مذہبی دنیا کی خبرین

جاپان مین شرقی مذاہب کی کانفرنس کی تجویزین سنکر خیال ہوا تھا کہ یہ مذہبی کانفرنس مختلف مذاہب کے وکلاء کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کریگی جسکے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اپنی تحریر بھیجنے کا ارادہ فرمایا تھا مگر تفصیلی حالات سے معلوم ہوا کہ صرف ہندو اور بدھ مذہب ہی پر غور و خوض کیجاویگی اصل غرض یہ ہے کہ بدھ ازم اور ہندوازم مین باہم اتحاد قائم ہو +

حمایت اسلام لاہور کے لئے ایک کابل نے چھ ہزار سالانہ کی امداد علاوہ یکصد پندرہ ماہوار صوفی غلام محی الدین کے وظیفہ کے منظور کی ہے انجمن ہندوستان بھر کے مسلمانون کی ریپریزنٹیٹو ہے یا نہین یہ سوال قابل غور ہے غالباً گورنمنٹ اس عطیہ کو کسی خاص نظر سے نہ دیکھے گی +

جہلم مین مولانا مولوی مبارک علی صاحب سیالکوٹی اور مولوی محمد ابراہیم کے درمیان مباحثہ ہوا جسکے حالات سراج الاخبار نے
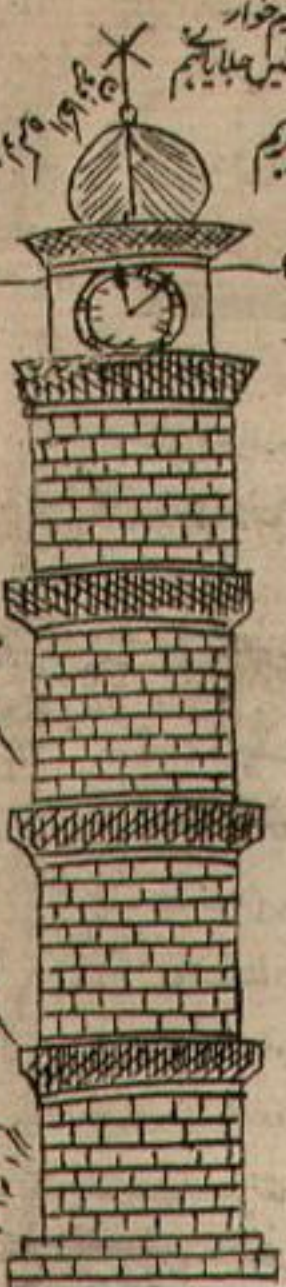
مخالفین نے اپنی طرز پر تصویر کا ایک ہی رخ دکھانے کے لئے شائع کئے ہین - ہم کوشش کرینگے کہ انشاء اللہ دوسرے وقت صحیح حالات رفع وہم کے لئے چھاپ دئے جائین +

اکبری منڈی لاہور کے ڈاکخانہ مین پوسٹ کیا ہوا ایک کارڈ غلیظ گالیون سے بھرا ہوا ایڈیٹر الحکم کو بھیجا گیا کیا یہ شریر اور خبیث باطن لوگ اس قسم کی گندی گالیون سے اشاعت حق مین سد راہ ہو سکتے ہین - وہ یاد رکھیں کہ ان کی گالیان اس سے زیادہ کچھ اثر پیدا نہین کر سکتین کہ ان کی گندگی فطرت کے اظہار سے مسیح موعود کی ضرورت پر گواہ ہون +

شروع اکتوبر ۱۹۰۲ء سے انشاء اللہ الحکم کے کالمون مین **صبح کی سیر اور شام کا دربار** دو جدید کالم عجیب لطف پیدا کرنیوالے ہونگے جو الحکم کی بہتری چاہنے والے احباب اور اس کے پڑھنے والون کی مسرت کا موجب ہونگے +

امریکہ کے ایک مشہور پادری کولمبس بریڈ فورڈ پر چرچ نے کفر کا فتویٰ دیدیا ہے کیونکہ وہ علانیہ تناسخ کے مسئلے کی تلقین کرتے ہین اس پر انہون نے

ففروا الی اللہ انی لکم منہ نذیر مبین

(حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کے خطبہ کا خلاصہ)

والسماء بنینٰھا بایید وانا لموسعون ۰ والارض فرشنٰھا فنعم الماھدون ۰ ومن کل شیئ خلقنا زوجین لعلکم تذکرون ۰ ففروا الی اللہ انی لکم منہ نذیر مبین

آسمان کو ہم نے اپنے ہاتھوں سے بنایا اور ہم بڑی وسعت کے ساتھ وسیع کرنیوالے ہیں اور زمین کو ہم نے بچھایا پس ہم کیسے عمدہ بچھانے والے ہیں اور ہر ایک چیز ہم نے جوڑا پیدا کیا تاکہ تم یاد کرو۔ پس اللہ کیطرف بہاگو میں اسکی طرف سے کھولکر ڈرسنانیوالا ہوں ۰

یہ آیتیں میں نے اس لئے پڑھی ہیں کہ اس بیماری میں جو تقریباً ایک مہینہ بہر مجھے لاحق رہی اپنی کمزور طاقت اور محدود علم سے ایک نتیجہ پر پہنچا ہوں اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو اپنے رسول کی معرفت یہ تعلیم دی ہے **ففروا الی اللہ انی لکم منہ نذیر مبین** یہ کیا سر اپنے اندر رکھتی ہے ۰

اگرچہ مصائب۔ دکھ۔ تکلیفیں۔ الام اور امتحان خدا کی طرف سے آتے ہیں۔ پھر بھی خدا ہی کی طرف بہاگو اور خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ اگر تم اسکو اپنا ملجا و ماوا نہ بناؤگے تو پھر ایسے مصائب آئینگے جو تمہارا استیصال کر دینگے۔

اس سے پہلے یہ فرمایا کہ ہم نے آسمان کو بنایا اور زمین کو بچھایا ان آیتوں کی ترتیب پر غور کرنے اور باہم ملانے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ بعض حوادث زمین سے آتے ہیں اور بعض آسمان سے اور زمین اور آسمان دونوں خدا کی صنعت ہیں پس اگر کوئی حوادث سے بچنے کیلئے جانا چاہے تو کہان جائے کیا زمین پر؟ وہ بھی خدا کی ہے کیا آسمان پر؟ وہ بھی خدا کا ہے۔ پھر امن۔ نجات اور راحت ان مصائب اور آلام سے کہاں مل سکتی ہے؟ خدا ہی کی طرف بہاگنے میں ۰

درحقیقت یہ عجیب نکتہ معرفت اور خطا نکرنے والا علاج ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت ہمیں بتایا گیا ہے مصائب کا آنا تو ضروری ہے مگر جس نے سیکھ لیا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف بہاگنے سے راحت اور سکینت مل سکتی ہے وہی نجات پا گیا

اس بیماری میں بسا اوقات تجربہ کیا ہے ایسے وقت میں کہ درد گوش کی شدت و استیلا کا غلبہ

...... تہا میں نے اپنے اندر غور کیا ہے تو میں نے ایک لذیذ ایمان خدا پر پایا اور مجھے پتہ لگا کہ وہ خدا جو قرآن نے پیش کیا ہے اور وہ صفات رب رحمان رحیم مالک جو کتاب اللہ نے خدا کی بیان کی ہیں ایسا ہی خدا ہمارا مطلوب ہے خدا تعالیٰ کی ان صفات پر یقین نے اس کرب قلق اور شدت درد میں مجھے بڑی راحت اور طمانیت بخشی اور میں نے دیکھا ہے کہ اس یقین سے وہ تمام تکالیف جاتی رہی ہیں اور عجیب عجیب خیالات آئے ہیں میں نے غور کیا ہے کہ ایک بادشاہ ایسے کرب و قلق میں آرام نہیں پاسکتا۔ کوئی بڑے سے بڑا دولتمند جس کی زندگی کے ایک سیکنڈ میں لاکھوں کی آمدنی ہو جب خدا تعالیٰ کی **تقدیر** اگر پیش قلق اثر ڈالتی ہے تو پھر کوئی دولت و مال تسلی نہیں دے سکتا یورپ کے لوگوں کی ان کوششوں اور مساعی پر نظر کرو جبکہ ان کی قوم کی امید (شہزادہ وکٹر) بستر مرگ پر پڑا ہوا جان توڑ رہا تہا۔ ڈاکٹر سرہانے کھڑے ہیں اور باہم مشورے کر رہے ہیں تار برقیوں کے ذریعہ دوسرے تمام حاذق طبیبوں سے صلاحیں لی جا رہی ہیں قوم کی قوم گہبرائی ہوئی ہے کہ کسی طرح یہ نونہال بچ جاوے۔ عجیب عجیب تدبیروں سے سمندر کی ہوا بند کر کے اسکو پہونچائی جاتی ہے کوئی نہیں جو اس کرب اور قلق کا اندازہ کرسکے جو اسوقت قوم محسوس کر رہی ہے۔ ساری سلطنت جسپر کبھی آفتاب غروب نہیں ہوتا خدا کی تقدیر کا مقابلہ نہیں کر سکتی اللہ تعالیٰ کے ایک چھوٹے سے مرض کا مقابلہ نہیں ہو سکتا۔ مگر جبکہ ضروری ہیں کہ امراض آئیں اور انسان کو گہبراہٹ میں ڈالدیں تو کیا خدا تعالیٰ نے کوئی علاج اور تریاق اس تکلیف کی گھڑی کے لئے نہیں رکھا؟ علاج ہے اور ضرور ہے اور وہ خدا تعالیٰ پر سچا اور **صحیح ایمان** ہے۔ ایمان باللہ ایک ایسی چیز ہے کہ ایسے درد کی ٹیسیں جس سے جسم پگہلا جاتا ہو۔ اس وقت روح کے اندر ایک ایسی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ ٹیسیں بھی اپنا اثر پیدا نہیں کر سکتی بلکہ بعض وقت روح نے چاہا ہے کہ موت اور زندگی میں جو ایک حجاب باقی ہے وہ بھی پہٹ جاوے تو راحت کی اس کیفیت کا مشاہدہ کروں جو اسکے بعد ہے تمام لوازمات کے ساتھ آسودہ یورپ میں خودکشی کا بازار کیوں گرم ہے؟ باوجود یہ کہ یہ لوگ مادی اسباب دولت و حشمت کی کانیں رکھتے ہیں پھر کیوں دنیا کے نظارے ان کو راحت

نہیں دے سکتے اور وہ ایک ذرا سی مشکل اور مصیبت کا مردانہ وار مقابلہ نہیں کر سکتے؟ صرف اس لئے کہ **سچا ایمان** خدا پر نہیں۔ ایک ہی چیز ہے جو انسانکو مصیبت اور مشکل کی تاریک گھڑیوں میں تسلی اور راحت کا چہرہ دکھاتی ہے اور وہ وجہ اللہ ہے دنیا کی کوئی چیز سچی راحت ہرگز نہیں دے سکتی حقیقی خوشی کا گر یہی ہے الا بذکر اللہ تطمئن القلوب حصر کے کلمہ کیساتھ خدا تعالیٰ نے بتا دیا ہے کہ قلوب کے اطمینان اور راحت کا ایک ہی ذریعہ ہے جو اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے پس جسکو یہ دولت سچے ایمان کی مل گئی اسے کرب و قلق میں بھی سچی راحت میسر ہے اور وہ خدا تعالیٰ کی ہر قسم کی مقادیر پر راضی اور انشراح صدر کے ساتھ ان سے صلح کرتا ہے لیکن اگر یقین نہیں تو ذرا سے کرب و قلق پر بھی ایمان جاتا رہا ہے اور خدا کی مقادیر سے جنگ پیدا ہو گئی ہے

اس لئے اپنی صحت اور تندرستی کی حالت میں جو اس وقت کو غنیمت سمجھو اور خدا پر زندہ ایمان پیدا کرو جو اس تاریکی کے گھڑی میں تمہارا کام آئے اگر اسوقت سچا زندہ ایمان پیدا نہ ہوا تو پھر خطرہ ہے کہ انسان بے ایمان نہ مرجاوے۔ میں خدا کی قسم کہا کر کہتا ہوں کہ انسان کی فطرت بتاتی ہے کہ اسے وہی خدا مطلوب ہے جو قرآن شریف نے پیش کیا ہے۔ انجیل کے خدا پر غور کر کے دیکھا ہے میں بلا مبالغہ کہتا ہوں کہ اگر روح کے سامنے ایسا خدا پیش کیا جاوے جو معمولی بچوں کی طرح عورت کے پیٹ سے پیدا ہوتا ہو اور پھر یہودیوں سے مارین کہاتا ہوا صلیب پر لٹکایا جاتا اور ملعون ٹہرتا ہے وہ اس پر تہوکتے بھی نہیں رد کی بناوٹ ایسے خدا کو چاہتی ہی نہیں وہ تو اس خدا کے سامنے سجدہ کرتی ہے جو الحمدللہ کا مصداق رب العلمین الرحمن الرحیم مالک یوم الدین کی صفات سے موصوف ہے ۰

پس مبارک ہو قرآن کو جس نے ایسا خدا پیش کیا ہے جو مصائب نازل کرتا ہے لیکن پھر بھی اس سے پیار کرنیکو جی چاہتا ہے غور کرو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وقت کیسے دکھوں اور دردوں میں گذرا تھی زندگی کس قدر مصائب اور مشکلات کا مجموعہ ہے مگر کیسا ایمان اور صدق و وفا ہے کہ پھر بھی خدا ہی کی طرف بہاگنے اور اسکی تعلیم دی جاتی ہے اور اقرار ہے کہ اے میرے مولا میں ان تمام مصیبتوں کو اس وقت تک اٹہانے کو طیار ہوں۔ جب تک تو

میں دعوے سے کہتا ہوں کہ دنیا کی کوئی قوم یہ لانظیر نمونہ ایمان کامل کا ہرگز پیش نہیں کر سکتی جو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود میں نظر آتا ہے ۰ آج پھر خدا تعالیٰ نے نئے سرے سے ایمان زندہ کرنیکیلئے اپنے رسل کو بہیجا ہے جو اپنے عمل سے بتا رہا ہے کہ حقیقی طور سے کس طرح انسان زندہ ہوتا ہے وہ خدا پر ایمان ہے پس مبارک وہ ہیں جو اس تندرستی کی حالت میں اس رسل اللہ کے ذریعے سے سچا ایمان حاصل کرتے ہیں ۰

ہجرۃ

قرآن شریف میں اللہ جل شانہ نے ہجرۃ کے لفظ پر بڑا زور دیا ہے اور ایک حدیث شریف سے جو اس پاک کلام کی تفسیر کرتی ہے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان مہاجر وہ ہے جو اللہ تعالے کی منع کی ہوئی چیزوں سے ہجرت کرتا ہے قرآن شریف کے متعدد مقامات پر ہجرۃ کرنے والوں کے لیے بڑے بڑے مدارج اور مراتب کا وعدہ دیا گیا ہے جو ہم دیکھتے ہیں اور تاریخ شہادۃ دیتی ہے کہ وہ اسی دنیا میں صحابہ کی برگزیدہ قوم کے حق میں پورے ہو کر ہمیشہ کے لیے خدا تعالے کے اس کلام پاک کے مصدق ٹھیرے ہیں ۔

قرآن شریف کے اس وعدہ اور صحابہ کے حق میں اس کے پورا ہونے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ہجرۃ کامل کے بدون کوئی انعام مل سکتا ہی نہیں ۔ چنانچہ دیکھلو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسند خلافت پر بلا فصل جس صادق انسان کو جگہ ملی وہ اول المہاجرین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ تھے۔ کیا اللہ تعالے قادر نہ تھا کہ قریش یا انصار میں سے کسی اور کو خلیفہ بنا دیتا اور ایک عظیم الشان مثال اور رنگ قائم کرتا۔ بظاہر انصار بڑا پیارا لفظ ہے اور حقیقت میں خدا کے مرسل و مامور کی تائید اور نصرت میں حصہ لینے والا بڑا ہی خوش قسمت اور سعید انسان ہوتا ہے خصوصًا وہ جنھوں نے سید الرسل خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت کی اور مہاجر بظاہر (چھوڑنے والا) ایسا دل خوش کن لفظ نہیں ہے مگر اللہ تعالی نے مہاجر کو انصار پر مقدم رکھا ہے انصار سے خلیفہ نہ ہونا خدا تعالے کے کلام اور اس سنۃ پر مہر لگاتا ہے کہ کوئی انسان جب تک ہجرۃ نہ کرے وہ خدا کے مقرر کردہ درجوں اور فضیلتوں کو پا نہیں سکتا۔

قرآن شریف چونکہ ابد الآباد کے لیے ہے اس لیے خدا کا زندہ اور مبارک کلام ہر زمانہ میں زندہ اور مبارک رہنا چاہیے اس کے حقائق اور صداقتیں ہر وقت یکساں نتائج اور اثر رکھنے والی ہونی ضروری ہیں ۔ اس لیے آج بھی مہاجر کے لیے وہی مدارج اور انعام موجود ہیں ۔ خدا تعالی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بروز حضرت احمد قادیانی صلی اللہ علیہ وسلم کو مسیح موعود کر کے دنیا میں بھیجا ہے تا وہ پھر ہجرۃ پر ملنے والے انعامات کا نمونہ دکھلائے ۔ چنانچہ آپ نے ظاہر کیا ہے کہ میرے وہ ہیں جو ہجرۃ کر کے میرے پاس بیٹھے ہیں اور پھر یہاں تک بھی لکھدیا ہے کہ کم از کم جو شخص اتنا ارادہ نہیں رکھتا کہ اگر مجھے موقعہ ملے تو میں قادیان میں جا کر رہوں تو وہ ابھی کمزور ہے ۔ مگر میں اسکو عام معنی میں لینا چاہتا ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کردہ مفہوم کے موافق یہی معنی کرتا ہوں کہ مہاجر وہ ہے جو اللہ تعالے کی منہیات کو چھوڑتا ہے ۔

مامور من اللہ کی صحبت میں رہنا اور دنیا اور دنیا کے معاد پر لات مار کر چلے آنا یہ آسان بات نہیں یہ ہجرۃ کے مدارج ہیں ہجرۃ کی ابتدا اسی سے شروع ہوتی ہے اور پھر یہ کہ اللہ تعالے کی منہیات کو چھوڑ دے اور علاوہ بریں چونکہ خدا تعالے ہجرۃ کرنے والوں کو بڑے بڑے مدارج دینے چاہتا ہے اس لیے ضروری تھا کہ ہر ایک سچا مہاجر جو منہیات سے ہجرۃ کرتا ہے مہاجر قرار پا کر خدا تعالی کے انعامات سے حصہ لے ۔

وہ ہجرۃ جو وطن کو چھوڑتا ہے وہ تمہید ہوتی ہے اس ہجرۃ کی جو روحانی ہجرۃ کہلاتی ہے اور جو خدا تعالی کی حرام کردہ چیزوں کے چھوڑنے سے پوری ہوتی ہے ۔

ابتدا میں انسان کو اپنے وطن اور دیگر محبوبات کو چھوڑنا سرخ موت سے بھی بڑھکر معلوم ہوتا ہے ۔ لیکن جب وہ خدا تعالے کے ایک مامور و مرسل اور خلیفہ کے لیے اعلی درجہ کے مکانوں کو چھوڑ کر تنگ جھونپڑوں میں رہنا گوارا کرتا ہے تو وہ قادر ہو جاتا ہے اس بات پر کہ نفس کی دوسری محبوبات و مرغوب چیزوں کو جو گناہ کی صورۃ میں اسے اچھی معلوم ہوتی ہیں چھوڑ دے ۔ یہی وہ ہجرۃ ہوتی ہے جو اللہ تعالے ہر مسلمان سے چاہتا ہے اور مامور آکر جس کی بنیاد رکھدیتا ہے ۔

جسطرح روزہ سے ایک نمونہ دکھایا ہے ۔ کہ انسان اپنے منہ کو کھانے پینے اور شہوات کے بر لانے سے اپنی دوسرے اعضا کو باوجودیکہ تمام چیزیں اسکو جائز طور پر میسر آسکتی ہیں روکتا ہے ۔ تو پھر کیوں یہ حرام چیزوں کے چھوڑنے پر قادر نہیں ہو سکتا ۔ روزہ انسان پر ایک حجت ہے خدا کی منع کی ہوئی چیزوں سے بچنے کے لیے عمدہ عمدہ قسم کے کھانے اور ٹھنڈے شربت موجود ہیں مگر محض اس لیے کہ خدا نے منع کیا ہے ان کو ایک وقت مقررہ تک استعمال نہیں کرتا پھر وہ کونسی چیز محرک اور باعث ہو سکتی ہے کہ یہ کسی کا مال چرا کر استعمال کرے ۔

جیسے روزہ ایک سسٹم ہو ویسے ہی ہجرۃ بھی ایک سسٹم ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا آپکے جانشین کے لیے ہجرۃ کرتا ہے اور درشت اور سخت زندگی بسر کرنے پر قناعت کرتا ہے ۔ وہ کیوں منہیات کو چھوڑنے پر قادر نہیں ؟ ہو اور ضرور ہے

پس ہماری جماعت اس نمونہ کو نظر رکھے جو خدا کے کلام اور کام نے دکھایا ہے کہ مہاجرین کے لیے اللہ تعالی نے کیا وعدے کیے اور انھوں نے کیا فیض اٹھائے ۔ اگر مسیح موعود کسیکو کوئی حکم دے تو اسکا

فرض ہے کہ وہ انشراح صدر کے ساتھ اس کھسجالی ہجرت کے اختیار کرنے کو طیار ہو جاوے اگر وہ خدا کے ہاں مدارج اور انعام لینا چاہتا ہے جیسے اول المہاجرین حضرت **مولوی حکیم نور الدین صاحب** ترک وطن کا حکم دیا گیا تو فوراً قبول کر لیا۔ مولوی صاحب نے بھیرہ میں ایک عظیم الشان مکان بنوایا تھا بارہ ہزار روپیہ اُس پر لگانے کی ٹھانی تھی۔ ابھی پورے طور پر وہ مکان طیار نہ ہوا تھا۔ میں حضرت امام کے حضور موجود تھا جاڑہ کا موسم تھا مولوی صاحب چلتی ہوئی ملاقات کو آئے تھے رات کو حضرت امام کو وحی ہوئی کہ مولوی صاحب کو ہجرت کرنی چاہیے چنانچہ صبحکو مولوی صاحب کو سنایا کہ ہجرۃ کرو اور وطن نہ جاؤ۔ یہ **صدیق کا فرزند** کوئی چگونگی درمیان نہ لایا۔ مکان خراب ہوا مگر یہ مرد خدا نہیں گیا۔ پس اس قسم کی ہجرت کرو۔

اور پھر وہ ہجرۃ جو حقیقۃ الحقائق ہے ساری جماعت سے مطلوب ہے تم جاذب ہو کر قوموں کے درمیان تم نشانہ ہو چکے زمین کے فرزند کہتے ہیں کہ تم کب تباہ ہو اور آسمان دیکھتا ہے کہ تم شہداء علی الناس ہوتے ہو یا نہیں؟ پس اگر خدا کے محرمات کو چھوڑ نہ دیا اور آسمان کیلیے کوئی نمونہ نہ دکھایا تو بتاؤ دنیا کی نفرین کے سوا اور تم نے کیا پایا؟ اس لیے ضروری ہے کہ تم اپنے چال چلن اور پاک نمونوں سے ثابت کردو کہ تم وہ مہاجر ہو جن کی بابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہاجر وہ ہے جو منہیات الٰہیہ سے ہجرۃ کرے۔ خدا کرے سو تم سچے مہاجر بنو تا خدا کی برکتیں تم پر نازل ہوں اور تم دنیا پر گواہ ٹھیرو اور امام تم پر گواہ ہو

آمین

خلاصہ خطبہ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب سلمہ

ڈائری کا اقتباس

ایڈیٹر کے اپنے طرز و الفاظ میں

مسیح مجھ سے ہے

الحکم کی کسی گذشتہ اشاعت میں ہر کھُلی چِٹھی کا خلاصہ شائع کیا گیا ہے جو امریکہ کے مشہور مفتری **الیاس ڈاکٹر ڈوئی** کے نام مقابلہ کے لیے لکھی گئی ہے۔ اس میں حضرت حجۃ اللہ کا ایک یہ فقرہ بھی تھا کہ **میں خدا سے ہوں اور مسیح مجھ سے ہے**۔ اس پر ۳ ستمبر ۱۹۰۱ء کی شام کو بعد نماز مغرب جب حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام اپنے معمول کے موافق مسجد میں تشریف رکھتے تھے جناب **میرزا نیاز بیگ صاحب** کلانوری نے دریافت کیا کہ اسکا کیا مطلب ہے فرمایا **مسیح مجھ سے ہے** اس کے یہ معنے ہیں کہ مسیح کی صداقت مجھ سے ثابت ہوئی ہے اور اس لحاظ سے گویا مسیح کا نیا جنم ہوا ہے"

حضرت حجۃ اللہ کا یہ ارشاد کیسا صحیح اور درست ہے۔ مسیح جسم اور روح دونو کے لحاظ سے مرچکا تھا خدا کے صلوۃ اور سلام ہوں اس مسیح موعود پر جس نے اس کی حقیقت کو دوبارہ زندہ کیا۔ یہ ایک عظیم الشان نشان اور معجزہ ہے جس کی آنکھیں دیکھنے کی ہوں وہ دیکھے اور جس کے کان سننے کے ہوں وہ سنے۔

مسیح کو جبکہ ملعون قرار دیکر مردوں میں ڈالا گیا تھا + آج انیس سو برس کے بعد اس برگزیدہ رسول نے اسکی بریت ثابت کی اور اُسے **لعنۃ کی موت سے** بچایا کیا یہ **مسیح کا احیا نہیں**؟ مانا جاتا تھا کہ وہ ملعون ہو کر ہاویہ میں رہا۔ مگر اس مسیح موعود نے اپنے قدسی انفاس سے اُسے حیات طیبہ عطا کی جبکہ یہ ثابت کر کے دکھا دیا کہ وہ اپنی طبعی موت سے مرا ہے نہ لعنتی موت سے اور روح دوسرے آسمان پر اور خاکی جسم کشمیر جنت نظیر میں دفن ہوا اور خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق **اِنِّی مُتَوَفِّیکَ** سے فائدہ اٹھا کر مرفوع الیٰ مطہر ہوا ہے۔

ناواقف اور جاہل لوگوں نے اُسے خدائی کی کرسی پر بیٹھا کر جہنم کا ایندھن بنانا چاہا تھا مگر حضرت مسیح موعود نے براہین اور حجج سے ثابت کیا کہ وہ خدا کا ایک رسول ہے اور اسطرح پر گویا مسیح کی شفاعت کی ہے۔ غرض جس قدر الزام حضرت مسیح یا حضرت مریم پر متعصب یہودی اپنے عناد سے یا خوش اعتقاد عیسائی اور مسلمان اپنی جہالت سے نادان دوست بنکر لگاتے تھے ان سب سے اُنکو بچایا۔ کیا اب بھی نہ مانا جاوے گا کہ حضرت مسیح حضرت مسیح موعود سے ہے اور حضرۃ مسیح موعود نے مسیح کو زندہ کیا اور مسیح کے لیے مسیح کا کام دیا؟

ع ہر بیشہ گماں مبر کہ خالیست

کیا مسیح نے جھوٹھ کہا

شاہ پور کے ضلع میں کسی نئے مخالف نے جنم لیا ہے جنکا نام غالباً مولوی یار محمد ہے انکی کوئی مطبوعہ کتاب **مراۃ الحق** اور کچھ قلمی اوراق عربی زبان میں آئے تھے انکا ذکر حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب نے کیا اور اس کے رسائل کا خلاصہ بیان کیا جنمیں سے وفات مسیح بھی تھا حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ تعجب ہی ہے ان لوگوں نے مسیح کی نسبت یہ عقیدہ رکھا ہوا ہے کہ وہ مردے زندہ کیا کرتا تھا اور بعض پرندوں کا خالق بھی تھا۔ عالم الغیب اور شافی بھی تھا اور پھر یہ بھی مانتے ہیں کہ وہ صاف آسمان پر چلا گیا ان لوگوں نے پوچھنا چاہیے کہ اس کی موت کی خبر اور پیشگوئی کہاں ہے حالانکہ قرآن شریف میں صاف لکھا ہے کہ خدا تعالیٰ مسیح سے پوچھے گا کہ کیا تو نے کہا تھا کہ مجھکو اور میری ماں کو خدا بناؤ

حضرت مسیح اس سے اپنی بریت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں نے نہیں کہا۔ اور پھر یہ کہتے ہیں فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ لیکن اب ہم پوچھتے ہیں کہ جب کہ حضرت مسیح کو قیامت سے پہلے آسمان سے اُترنا تھا تو پھر قیامت میں اُنکا یہ جواب تو دروغ گویم بر روئے تو کا مصداق ہوتا ہے؟ انکو چاہیے تھا کو وہ یہ کہتے کہ یا اللہ تو نہیں جانتا کہ میں چالیس برس تک خنزیروں کو مارتا رہا ہوں۔ اور صلیبوں کو توڑتا رہا ہوں فلاں کافر کا۔ فلاں مشرک قتل کیا فلاں صلیب پرست کا سر قلم کیا۔ یہ جواب انکو تو دینا چاہیے تھا اب وہ جو اپنی لاعلمی ظاہر کرتے ہیں تو ہمارے مخالف بتائیں کہ کیا **جھوٹ بولتے ہیں**؟ شاید ان مخالفوں کے عقیدہ کے موافق انہوں نے جھوٹ ہی بولا ہوگا جب ہی تو اللہ تعالیٰ نے پھر آگے فرمایا قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ۔ غرض سورۂ مائدہ کا آخری رکوع مسیح علیہ السلام کی وفات اور عدم نزول کے لیے عجیب ہے۔ فتدبر۔

موسوی مسیح بھی چودھویں صدی میں آیا تھا

حضرت مسیح موعود نے اپنی تصانیف میں متعدد جگہ اس امر پر بحث کی ہے کہ مسیح ابن مریم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد چودھویں صدی میں آئے تھے اور چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثیل موسیٰ ہیں جیسا کہ قرآن شریف میں آیا ہے اِنَّا اَرْسَلْنَا اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا اَرْسَلْنَا اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا۔ اس لیے ضروری تھا کہ آنے والا مسیح موعود بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد چودھویں صدی میں ظاہر ہو۔ اگرچہ قرآن شریف میں بھی ایک لطیف اشارہ مسیح موعود کی چودھویں صدی میں آنے پر کیا گیا ہے جیسا کہ فرمایا وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ۔

چونکہ حضرت مسیح موعود کا ظہور اسی مبارک صدی پر عین وقت پر ہوا اس لیے مخالفین کو جب اور کوئی وجہ انکار کی نہ ملی تو یہی کہنا شروع کیا کہ مسیح ابن مریم حضرت موسیٰ کے بعد چودھویں صدی میں نہیں آیا تھا چنانچہ گولڑوی نے بھی اس مسئلہ پر اپنی تاریخ دانی کا ثبوت دیا ہے اور پردہ دری کرائی ہے وہ مانتا ہے کہ مسیح ابن مریم حضرت موسیٰ کے بعد سولہویں صدی میں آئے تھے

دروغگورا تا بخانہ اش باید رسانید کا مقصود صحیح ثابت کرنے کے لیے حضرت اقدس نے جناب مفتی محمد صادق صاحب کو جو عبرانی کے فاضل ہیں حکم دیا کہ وہ کسی یہودی کی تحریر اس معاملہ میں حاصل کریں چنانچہ بمبئی کے ایک یہودی فاضل نے اپنے خط میں (جو ۳ ستمبر کی شام کو مفتی صاحب نے سنایا) اعتراف کیا ہے کہ مسیح ناصری حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد ۱۲۷۲ میں پیدا ہوئے اب وہ خط محفوظ موجود ہے اور مناسب مقام پر حضرت اقدس اسے شائع کریں گے۔ اب اگر بقول عیسائیان ۳۰ سال اور اسمیں شامل کر لیے جاویں تو مسیح کی دعوت کا سال ۱۳۰۲ ہو جاتا ہے

جو چودھویں صدی کا سر ہے

اب دیکھیں گے کہ گولڑوی اس ندامت سے کیا فائدہ اُٹھاتا ہے۔

خدا تعالیٰ نے جو نشان قائم کیے ہیں کوئی نہیں جو انکو جھٹلا سکے خدا کی باتوں میں تغیر نہیں ہوتا۔ اے دانشمندو! غور کرو کہ اسمیں تمہارے لیے آیات ہیں

مسیح ناصری کی موت کا اعلان یورپ میں

آخر کار حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسیح ناصری کی موت کا اعلان یورپ میں کرنے کے لیے ایک مختصر اشتہار جس کا ذکر الحکم میں اشاعت پا چکا ہے حضرۃ اقدس نے اردو مسودہ ترجمہ کے لیے جناب مولوی محمد علی صاحب ایم۔اے کو دیدیا ہے۔ یہ اشتہار دس ہزار شائع ہوگا۔ اس میں مسیح موسوی کی قبر کا نقشہ اور زندہ مسیح محمدی موعود کی تصویر بطور تبلیغ دی گئی ہے دنیا میں یہ پہلا اور عجیب نظارہ ہے۔

اکطرف ہو شعلۂ دل اکطرف ہو آفتاب

انگریزی میں طبع ہو جانے کے بعد الحکم میں انشاء اللہ تعالے ترجمہ چھاپ دیا جاوے گا۔

فی الحال اُسکا کسی قدر خلاصہ دیدینا ہی کافی ہے اس اعلان میں حضرت اقدس نے اس عظیم الشان علمی دریافت کی خبر اہل یورپ کو پہونچائی ہے جو آپ ہی کے ساتھ مخصوص تھی یعنی یہ کہ مسیح ابن مریم صلیب پر فوت نہیں ہوئے بلکہ صلیب پر سے زندہ اتارے گئے اور پھر مرہم عیسیٰ کے ذریعے اُن صلیبی زخموں کا علاج کیا گیا۔ آخر کار آپ نے کشمیر میں آکر وفات پائی اور محلہ خانیار شہر سری نگر میں مدفون ہوئے۔ مختصر طور پر حضرت اقدس نے ان دلائل کی طرف ایما کر دیا ہے جو اس قبر کے مسیح کی قبر ہونے کے متعلق ہیں اور آخر میں اہل یورپ کو یہ بشارت دیتے ہوئے کہ مسیح موعود نازل ہو گیا ہے اپنی تصویر دی ہے۔

ندوۃ العلما کے نام خط

ناظرین الحکم کو یاد ہوگا کہ سال گذشتہ میں جب ندوۃ العلما نے حضرۃ اقدس کو دعوتی خط لکھا تھا تو حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب نے ندوۃ العلما کے نام ایک خط لکھا تھا جو الحکم میں انھیں دنوں شائع ہو گیا تھا۔ اور پھر انگریزی میگزین میں بھی خط طبع ہوا۔ اُسوقت ہم نے اس خط کو الگ چھاپ کر شائع کرنے کی تجویز کی تھی۔ اور وہ تجویز مختلف اسباب و وجوہ کی بنا پر معرض التوا میں رہی لیکن ہم نے اپنے

...... ۱۰ صد ایڈیٹر کو اطلاع دیں۔ ۱۰ ستمبر سے یہ خط علیحدہ پمفلٹ کی صورت میں طبع ہونا شروع ہوگا۔ اگر بقایا الف جمع ہو گئے تو پورا دو ہزار طبع ہوگا ورنہ

۴۰۰ .. ہمیں کامل امید ہے کہ ہمارے ناظرین اس خط کے مناسب موقع اشاعت کے لیے دست ہمت دراز کریں گے۔

عام معاملات

ہم جناب پوسٹ ماسٹر جنرل پنجاب کی توجہ فرمائی کے از بس شکور ہین کہ انہون نے ہماری تحریرون پر قادیان سب آفس کی ڈاک کا انتظام براہ راست ریلوے سیل سروس سے کردیا لیکن ابھی تبدیلی اوقات کی جو ضرورت محسوس ہو رہی ہے امید ہے اس پر بھی صاحب موصوف توجہ کرینگے۔ قادیان سے ڈاک بعد دوپہر روانہ ہونی چاہئیے اور بٹالہ سے قبل دوپہر آنی چاہئیے۔

دربار دہلی پر مدعو ہونے والے بعض اخبارات نے جو بہری سے واویلا شروع کیا ہے اس پر ہم نے ایک مبسوط آرٹیکل لکھا تھا۔ لیکن معزز ہمعصر رفیق ہند مین جب اسپر ایک نوٹ دیکھا گیا تو اس آرٹیکل کے قائمقام اسے کافی سمجھا۔ چونکہ وہ نوٹ واقعات رواں کے لحاظ سے ضروری ہے۔ ہم اسے ذیل مین درج کرتے ہین ؛

دربار دہلی مین اردو اڈیٹران اخبار کی دعوت

گورنمنٹ نے چند اردو اخبارات کے اڈیٹران کو دربار دہلی مین شمولیت کے لئے مدعو فرمایا ہے۔ یہ لوگ کرایہ اپنا خرچ کرینگے اور گورنمنٹ کی طرف سے صرف اتنی تہمائی ہوگی کہ رہائش کے لئے خیمے اور سواری اور خشک رسد دو چارون کے لئے مفت ہوگی۔ صرف اتنی بات نے بعض صاحبون کو (جو مدعو نہین ہوئے) ان لوگون کے خلاف سخت جوش پیدا کردیا ہے۔ جو گورنمنٹ کی طرف سے مدعو ہوئے ہین "رشک" کی تعریف یہ ہے کہ بغیر دوسرے کے زوال نعمت کا خواہشمند ہوتے کے آدمی خود اس کے ساتھ ہم رتبہ بننا چاہے اور "حسد" کی تعریف یہ ہے کہ دوسرے کو اس رتبہ پر پہنچا ہوا دیکھکر دل مین جلن پیدا ہو اور یہ خواہش کی جائے کہ دوسرا اس منصب سے گرا دیا جاوے۔ اگر دربار دہلی مین مدعو ہونا بعض سبک خیال لوگون کے نزدیک کوئی بہت بڑا منصب منیع اور پایگاہ رفیع سمجھا گیا ہے۔ تو رشک کا کوئی مضایقہ نتھا خود اپنے لئے بھی یہ کوشش کی ہوتی کہ مہمانی کا ٹکٹ حاصل ہو جائے لیکن جو بھائی بند مدعو ہوئے ہین۔ ان کو خفیف اور سبک الفاظ مین یاد کرنا اور ان کی ناقابلیت ثابت کرنے کے لئے اپنے اخبارات کے کالم سیاہ کرنے۔ اور اپنے دل کے جلے پھپولے پھوڑنے اور گورنمنٹ کے انتخاب پر ایسے سخت الفاظ مین لے دے کرنا ایک نہایت سبک اور اوچھی کارروائی ہے۔ بالخصوص اودھ اخبار۔ آگرہ اخبار اور وکٹوریا پیپر اور سول اینڈ ملٹری نیوز جیسے سربرآوردہ اور معزز اور ہر دلعزیز ہمعصرون کی نسبت جن الفاظ کے ساتھ بعض کو اٹرز مین تذکرہ کیا گیا ہے اس سے ہماری سخت دل آزاری ہوئی ہے کیا یہی طریقہ ہے جس سے تمام ملک و قوم کو اتحاد و اتفاق کا لکچر دینے والے اپنے باہمی اتحاد کا نمونہ ملک کو دکھلا رہے ہین؟ اور کیا یہ اسی سیر چشمی اور استغنا اور سلف ریسپکٹ کا ثبوت ہے جس پر اخبار نویسون کا فرقہ فخر کیا کرتا ہے کہ چند وقت کی خشک رسد ملنے اور گاڑی کی سواری ملنے پر اتنا طوفان شور و غوغا برپا ہو رہا ہے کہ "حضور! خدا کے واسطے ہمین یہ نعمت عطا فرمائی جائے۔ اور ہمارے فلان بھائی بند کے حال پر یہ نزول رحمت نہو کیونکہ ہم بڑے قابل ہین اور وہ سخت ناقابل !!! - برادرانہ ارتباط و اتحاد کے تعلقات اس امر کے متقاضی تھے کہ (اگر اس دعوت کو کوئی بہت بڑی نعمت عظمیٰ سمجھا گیا تھا تو) جن صاحبان کو مدعو کیا گیا ہے انکو مبارکبادین دی جاتین اور کل اڈیٹران اخبارات کی طرف سے گورنمنٹ کا شکریہ ادا کیا جاتا کہ ہمارے بھائی بندون مین سے چند کے سر پر تاج اعزاز اس موقع پر رکھا گیا ہے نہ یہ کہ آپس مین ہی خانہ جنگی شروع ہو جاتی۔ ہمارے معزز اور لائق ہمعصر صاحب اخبار ہندوستانی لکھنؤ نے کمال متانت اور سنجیدگی کیساتھ رائے ظاہر کی۔ جسکا خلاصہ یہ ہے کہ اڈیٹران اخبار کی شان اس امر سے بہت ارفع اور اعلیٰ ہے کہ وہ دربارون مین داخلہ کو اپنے لئے عزت کا معراج سمجھین اور درباری ٹکٹون کے لئے گداگری کرتے پھرین ؛

خریداران الحکم توجہ فرماوین

سال رواں مین سے آٹھ مہینے گذر چکے ہین اس وقت تک کل خریدارون کی قیمت دفتر الحکم مین پہنچ جانی چاہئیے تھی مگر ابھی تک بہت سے خریدار باقی ہین جنھون نے اپنے ذمگی حساب کو بیباق نہین کیا بر وقت قیمت نہ پہونچنے کی وجہ سے اخبار کے چلانے مین بسا اوقات مشکلات پیش آجاتی ہین اس لئے مین اس نوٹ کے ذریعہ ان تمام خریدارون کو متوجہ کرنا چاہتا ہون کہ جنکے ذمہ کچھ بھی باقی ہے وہ فی الفور بھیجدین ورنہ مطبع کی طرف سے وی پی پیکٹ جیسا کہ دستور ہے بھیجے جاوینگے۔ پھر انکار کرنے والون کو زاید اخراجات کا بھی متحمل ہونا پڑیگا

یہ آخری اطلاع ہے جو شائع کیجاتی ہے اس کے وی پی کا سلسلہ برابر جاری رہے گا ؛ خاکسار ایڈیٹر

انبیائے کرام کی تعداد اور انکی بعثت کے مقامات

اس عنوان سے مصری اخبار المنار نے اسلام پر کچھ مضمون شائع کیا ہے جسکا ترجمہ علیگڈھ گزٹ مین طبع ہوا ہے ہم اپنے ناظرین کی دلچسپی کے لئے اسے ذیل مین نقل کرتے ہین اور اتنا اور بڑھانا چاہتے ہین کہ قرآن کریم مین جسقدر انبیاء علیہم السلام کے قصے بیان کئے گئے ہین وہ وہ نبی ہین جنکے ممالک ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یا آپکے جانشینون کے تحت حکومت آجانے والے تھے اور یون وہ قصص نبی کریم صلعم کی پیشگوئیان ہین۔ ایڈیٹر

انبیائے کرام علیہم السلام جو دنیا کی ہدایت کے لئے ابتدائے آفرینش سے لیکر خاتم النبیین علیہ الصلوۃ والتسلیم تک مبعوث ہوئے ہین انکی تعداد کی نسبت ایسی بیشمار حدیثین روایت کی گئی ہین جن سے استناد نہین کیا جاسکتا کیونکہ وہ غالباً ضعیف اور موضوع ہین انمین زیادہ صاف اور واضح وہ حدیث ہے جسکو احمد اور طبرانی و ابن حبان اور حاکم اور ابن مردویہ اور بیہقی نے سما مین ابی امامہ سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہین کہ مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء کی تعداد کس قدر ہے؟ آپنے فرمایا کہ ایک لاکھ ۲۴ ہزار جن مین تین سو پندرہ رسول ہین حاکم اور بیہقی نے جو روایت ابی ذر سے کی ہے اس مین مرسلین کی تعداد ۳۱۳ تین سو تیرہ ہے حاکم اور ابن سعد کے نزدیک انس کی ایک حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء کی تعداد آٹھ ہزار ہے اس سے سمجھا جاتا ہے کہ اس سے مراد مرسلین ہین۔ اور جابر کی ایک حدیث مین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین ایکہزار یا زیادہ پیغمبرونکا خاتم ہون چونکہ اس قسم کی ضعیف اور موضوع حدیثون پر کچھ اعتماد نہیں کیا جاسکتا۔ اس لئے علمانے تعداد انبیاء کے مسئلہ مین سکوت کا حکم دیا ہے کیونکہ ایک خاص تعداد کا قائل زیادہ کی نفی کرنیوالا ہے۔ پس جو شخص انبیاکی ایک خاص تعداد کا قائل ہوگا جس مین زیادتی ہونا ممکن ہے تو گویا کہ وہ ان انبیاء کرام کی تکذیب کرنیوالا ہوگا جو اس تعداد سے زیادہ مین سکوت کی وجہ جو ہمارے علماء نے بیان کی ہے وہ بھی ہے مگر اس سے بھی زیادہ قوی حجت یہ ہے کہ بغیر علم کے خدا کی نسبت کوئی بات کہنا سراسر افترا اور اعتقادی امور مین محض گمان کی پیروی ہے وان الظن لا یغنی من الحق شیئاً حالانکہ خدا تعالےٰ نے اپنے پیغمبر سے فرمایا ہے۔ منھم من قصصنا علیک ومنھم من لم نقصص علیک پس ہمکو وہی تعداد کافی ہے جسکا بیان قرآن مجید مین فرمادیا ہے اور جن انبیاء کا قرآن مجید مین ذکر آیا ہے اس پر تفصیلی ایمان لانا واجب ہے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے:۔

وتلک حجتنا اٰتینٰھا ابراھیم علی قومہ نرفع درجٰت من نشاء ان ربک حکیم علیم ووھبنا لہ اسحاق ویعقوب کلا ھدینا ونوحا ھدینا من قبل ومن ذریتہ داؤد وسلیمان وایوب ویوسف وموسیٰ وھارون وکذالک نجزی المحسنین وزکریا ویحییٰ وعیسیٰ والیاس کل من الصٰلحین واسمٰعیل والیسع ویونس ولوطا وکلا فضلنا علی العٰلمین ٭

(اور یہ ہماری سمجھائی ہوئی دلیل تھی جو ہم ابراہیم کو انکی قوم کے قائل معقول کرنیکے لئے بتائی ہم جسکو چاہتے ہین اسکے مرتبے بلند کر دیتے ہین ای پیغمبر بیشک پروردگار حکمت والا اور سب کچھ جانتا ہے اور ہم نے ابراہیم کو اسحاق بیٹا اور یعقوب پوتا دو فرزند عطا فرمائے ان سب کو ہم نے راہ راست دکھلائی اور انہی کی نسل مین سے داؤد اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسیٰ اور ہارون سب کو ہم نے راہ راست دکھائی اور خلوص دل سے نیک کام کرنیوالون کو ہم ایسے ہی صلے عطا فرمایا کرتے ہین اور علی ہذالقیاس زکریا اور یحییٰ اور عیسیٰ اور الیاس کو کہ یہ سب ہمارے نیک بندون مین سے ہین اور اسمٰعیل اور الیسع اور یونس اور لوط ان سب کو ہم نے راہ راست دکھائی اور سب کو دنیا جہان کے لوگون پر برتری دی)

پس نبوت اور رسالت کی بھی وہ تفصیل ہے جسکی وجہ سے انبیاء تمام لوگون پر فضیلت رکھتے ہین انبیاء کرام کے یہ نام اسی طرح پر ایک دوسرے کے ساتھ متصل وارد ہوئے ہین اور خدا فرماتا ہے واذکر فی الکتاب ادریس انہ کان صدیقا نبیا[۵] اور مرسلین کے قصون کے بیان مین فرماتا ہے والی عاد اخاھم ھوداً والی ثمود اخاھم صالحاً والی مدین اخاھم شعیباً[۶] اور نیز فرماتا ہے واذکر اسمٰعیل والیسع وذالکفل وکل من الاخیار۔

انبیاء کے اس سلسلہ مین ذوالکفل کا ذکر بھی فرمادیا ہے اور سوائے حضرت آدم علیہ السلام کے جو سلسلہ نبوۃ کے شروع کرنیوالے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جو اس سلسلہ کو ختم کرنیوالے ہین سبکا ذکر آگیا ہے کیونکہ ان دونون کا ذکر قرآن مجید مین مفصل کیا گیا ہے

ان انبیاء کرام کی تاریخ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ تمام یا ان مین سے بلاد عرب یا اس کے متصل شام۔ عراق اور فلسطین مین مبعوث ہوئے تھے اور زمین کا یہ چھوٹا سا ٹکڑہ جو جزیرہ نما ہے اور بحر ہند اور بحر احمر اور بحر متوسط سے محدود ہے آدم علیہ السلام کے بعد حضرت نوح سے لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک انبیاء و مرسلین کی ولادت گاہ رہا ہے گویا کہ خدا نے تمام اپنی مخلوق کو گمراہی مین چھوڑ کر صرف انہین ممالک کے باشندون کو نبوت کے لئے مخصوص کیا تھا غرضیکہ نبوت اور رسالت کو صرف اسی قطعہ زمین پر محدود کر دینے سے مذہب پر ملحدون کا نہایت سخت شبہ وارد ہوتا ہے چونکہ انھون نے یہود و نصاریٰ کی کتابون مین دیکھا ہے کہ ان کے نزدیک انبیاء کا سلسلہ صرف فلسطین اور شام اور اسکے قرب و جوار مین محدود ہے تو انہون نے ان ممالک کے باشندونکی طبائع اور ان کے اخلاق و عادات سے بحث کی اور یہ شبہ پیش کیا کہ ان ممالک کے باشندون مین جو خواص ہین ان مین مذہبی دعوت قائم کرنے اور مذہبی حکومت اور روحانی ریاست کی بنیاد ڈالنے کی استعداد ہے اور جو عوام ہین انمین دعوت کے قبول کرنیکی قابلیت ہے۔ اسی وجہ سے ان ملکون مین بیشمار ادیان اور مذاہب اور فرقے پیدا ہو گئے ہین جو دنیا کے کسی دوسرے حصے مین نہین پائے جاتے ٭

مگر جو شخص قرآن مجید کو سمجھتا ہے اس کے دل مین اس قسم کے شبہات اور خطرات ہرگز پیدا نہیں ہو سکتے کیونکہ خدا تعالےٰ نے قرآن مجید مین صاف فرمادیا ہے فی الواقع ہم ہی نے تم کو

انا ارسلناک بالحق بشیرا ونذیرا وان من امۃ الا خلا فیھا نذیر

(خوشخبری سنانیوالا)

---

[۵] اور قرآن مین ادریس کا مذکور بھی لوگون سے بیان کر کہ وہ بھی بڑے سچے بندے اور پیغمبر تھے ٭

[۶] اور ہم ہی نے قوم عاد کی طرف انکے بھائی ہود کو بھیجا اور ہم نے قوم ثمود کے بھائی صالح کو اللہ کی طرف پیغمبر بناکر بھیجا اور ہم ہی نے مدین والون کی طرف ...... انکے بھائی شعیب کو پیغمبر بناکر بھیجا [۷] اور اسمٰعیل اور یسع ذوالکفل کو بھی یادکرو اور یہ سب بھی نیک بندون مین ہین

اور عذاب خدا سے ڈرانیوالا بنا کر بھیجا اور کوئی اُمت ایسی نہیں کہ اس مین کوئی ڈرانیوالا نہ گذرا ہو ✦

یہ آیت اس مسئلہ مین قول فیصل اور نص قطعی ہے کہ خدا کی رحمت اور آسمانی ہدایت ایک عام عطیہ ہے جس سے تمام قومون کو حصہ ملا ہے اور روے زمین کی کوئی قوم اس سے محروم نہیں رہی اگر یہ اعتراض کیا جاوے کہ اس مجمل ذکر مین جو قرآن مجید مین انبیاء اور مرسلین کی نسبت کیا گیا ہے کسی ایسے پیغمبر کا مذکور نہین ہے جو ہندوستان یا چین یا یورپ یا امریکہ مین مبعوث ہوا ہو۔ اسکے جواب مین ہم کہتے ہین کہ ان آیات مین انبیاء کرام کا ذکر اس غرض کر نہین کیا گیا تاکہ ان کا اجمالی بیان ہو جائے بلکہ ان آیات مین خدا کے ان قوانین کا بیان کرنا مقصود ہے جو قومون مین انبیاء کے ساتھ جاری ہین اور اس سے غرض یہ ہے کہ مرسلین کے دل مضبوط ہون اور ان کے امتیون کو عبرت حاصل ہو خدا تعالیٰ فرماتا ہے لقد کان فی قصصھم عبرۃ لاولی الالباب اور نیز فرماتا ہے وکلا نقص علیک من انباء الرسل ما نثبت بہ فوادک اور یہ عبرت اور تثبیت صرف انہین پیغمبرونکے بیان سے حاصل ہو سکتی ہے جنکا حال کچھ نہ کچھ معلوم تھا یہی وجہ ہے کہ ان انبیاء کرام کا ذکر قرآن مجید مین مکرر سہ کرر آیا ہے جنکی قومون اور جن کے ملکون کا حال تفصیلی معلوم تھا اور ان کا ذکر اس قدر نہین آیا جنکا حال صرف بالاجمال معلوم تھا اس امر کے بیان کرنیکے لئے کہ خدا کی رحمت اپنے بندون کی ہدایت کے لئے پیغمبرون کے بھیجنے مین عام ہے کیونکہ تمام مخلوق خدا کا کنبہ ہے جن پر وہ مہربان ہے اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قوم سے کسی ایسے پیغمبر کا ذکر فرماتے جو مثلاً ایک لاکھ برس پیشتر امریکہ مین مبعوث ہو چکا ہے اور اس کے بعض حالات جو اس کی قوم کے ساتھ ہوئے بیان کرتے تو کیا ایسی عبرت حاصل ہو سکتی جو قوم ہود اور صالح کے حالات سے جو قوم ثمود کے ساتھ گذرے حاصل ہوئی ہرگز نہین۔ مجہول مطلق کا ذکر کچھ مفید نہین ہو سکتا بلکہ وہ غالباً تخیل اور اختراع پر محمول کیا جاتا ہے ✦

ہمکو کیا معلوم ہے شاید کونفیشوس اہل چین مین پیغمبر مبعوث ہوا ہو کیونکہ اس کی ہدایت اور حکمت کے آثار اب تک بالکل محو و نیست و نابود نہیں ہوئے یہی بات بُدھ کی نسبت کہی جا سکتی ہے۔ اگر یہ اعتراض کیا جاوے کہ ان قومون کے عقاید مین ایسی باتین پائی جاتی ہین جن کی نسبت اسلام قطعی حکم لگاتا ہے کہ کسی آسمانی مذہب کے عقائد نہین ہین۔ خصوصاً بودھ مذہب مین شرک اور بت پرستی ہے اسکے جواب مین ہم کہتے ہین کہ کیا ان لوگون مین جنکی نسبت قرآن مجید نے تصریح کی ہے کہ انکا مذہب سچا اور اُن کی کتاب آسمانی ہے ایسے عقائد نہین پائے جاتے جنکو اسلام شرک اور بت پرستی بتلاتا ہے پس جسطرح تاویل اور تحریف سے ان مذاہب کے اصول عقائد فاسد ہو گئے ہین اسیطرح ان مذاہب کے اصول عقائد بھی فاسد ہو گئے ہون۔ الم یان للذین اٰمنوا ان تخشع قلوبھم لذکر اللہ وما نزل من الحق ولا یکونوا کالذین اوتوا الکتاب من قبل فطال علیھم الامد فقست قلوبھم وکثیر منھم فاسقون۔ چونکہ زمانہ بعثت کو عرصہ دراز گذرا اس لئے راہ حق سے گمراہ ہو جانیکا گمان ہوتا ہے۔ عبرت کے نمونے ہمارے سامنے اور ہمارے ہائین موجود ہین۔ اگر یہ کہا جائے کہ جب تم نے ان قومون کے لئے جن کے گذشتہ زمانہ مین اخلاق و اداب پاکیزہ اور تہذیب و شائستگی اعلیٰ درجہ کی تھی یہ بات جائز رکھی ہے کہ انہون نے یہ اپنے آسمانی مذہب سے حاصل کیا ہے تو ان وحشی قومون کی نسبت تم کیا کہہ سکتے ہو جن مین اور حیوانات مین بالطبع ضاحک ہونے کے سوا کچھ فرق نہین جیسا کہ بعض افریقہ کے حبشی یا جزائر بحر اعظم کے رہنے والے۔ اگر یہ جواب دیا جاوے کہ ان مین پیغمبر مبعوث ہوئے ہین تو ہم پوچھتے ہین کہ انکی ہدایت کے آثار کہان ہین اور اگر یہ کہا جاوے کہ ان مین کوئی پیغمبر نہین ہوا تو ہم دریافت کرتے ہین کہ وان من امۃ الا خلا فیھا نذیر کے کیا معنے۔ اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ خداوند جلت حکمتہ نے انسان کو پیدا کیا ہے اور اُسکے وجود کا کمال تدریجی ترقی پر منحصر رکھا ہے پس وہ ان کمال کے مراتب مین سے جس مرتبہ کا مستحق ہوتا ہے فوراً اُس کو عطا ہوتا ہے وہ ہمیشہ جو کچھ حاصل کرتا ہے بقدر اپنی استعداد کے حاصل کرتا ہے۔ غرضیکہ اس آیت مین جو عموم ہے اُس مین اس قید کی رعایت کرنا ضروری ہے جو نظام عالم مین عام طور پر دیکھی اور تسلیم کی جاتی ہے جبکہ ہم یہ کہتے ہین کہ ہر ایک مونث بچہ جنتی ہے تو اس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ وہ سن ولادت مین جنتی ہے پس کم سن مونث کے نہ جننے سے یہ کلیہ قاعدہ نہین ٹوٹ سکتا۔ اس بناء پر اگر یہ فرض کر لیا جاوے کہ ان وحشی قومون مین کوئی پیغمبر مبعوث نہین ہوا جو آسمانی الہام کے ذریعے سے انکو راہ حق اور طریق اصلاح کی طرف ہدایت کرے تو اس مین کچھ شک نہین کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان مین ابھی تک حق کے سمجھنے اور برائی بھلائی کو پہچاننے کی استعداد اور قابلیت پیدا نہین ہوئی ✦

اسکے علاوہ تمدن اور شائستگی مین اُن کا ترقی یافتہ نہ ہونا اسبات پر دلالت نہین کرتا کہ ان مین ہدایت کی غرض سے کوئی نذیر مبعوث نہین ہوا۔ کیونکہ لوگ ہر زمانہ مین انبیاء کی ہدایت سے صرف اُسیقدر فائدہ اُٹھاتے ہین جس قدر کہ انمین استعداد ہوتی ہے بعض انبیاء پر صرف چند اشخاص ایمان لائے جیسا کہ نوح علیہ السلام کی نسبت وارد ہوا ہے اور بعض انبیاء ایسے بھی گذرے ہین جن پر ایک شخص بھی ایمان نہین لایا جیسا کہ خداوند تعالےٰ نے حضرت نوحؑ کے قصے کے بعد فرمایا ہے ثم بعثنا من بعدہ رسلاً الی قومھم فجاءوھم بالبینات فما کانوا لیؤمنوا بما کذبوا بہ من قبل۔ اکثر انبیاء کرام کے آثار ممالک مشرق سے مٹ چکے ہین حتیٰ کہ ابراہیم علیہ السلام کے صحیفے بھی محفوظ نہین رہے حالانکہ وہ ابو الانبیاء اور خلیل اللہ ہین تمام سامی قومون مین اُنکا ذکر خیر صرف اس لئے محفوظ رکھا کہ ان قومون مین شائستگی کی ترقی ہو چکی تھی اور ان مین ایسے لوگ پیدا ہو گئے تھے جو پیغمبرون اور ہادیون کی قدر پہچانتے تھے اور نیز اس لئے کہ آپکے خاندان گرامی مین نبوت کا سلسلہ علی الاتصال جاری رہا پس باوجود اسکے کون شخص انکار کر سکتا ہے کہ جو پیغمبر جاہل اور وحشی قومون مین مبعوث ہوتے ہین اُن کے آثار کا محفوظ رہنا مشکل ہے مذہب نے بھی تدریجی ترقی کی ہے اور مشرق عہد ابراہیم علیہ السلام سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک اسکی تکمیل ہوئی ہے پس تمام پیغمبر قومون کے عقائد اور اعمال و اداب اور اُن کے قومی تعلقات کی اصلاح کے لحاظ سے برابر نہین ہین۔ کیونکہ مختلف قومون اور ملکون کی اصلاح کی ضرورتین مختلف ہوتی ہین بدوی بہ نسبت شہریون کے کم علم ہوتے ہین اور ان کے خیالات مین گمراہی بھی کم ہوتی ہے اور بوجہ ان کے سیدھے سادے اور عیش و تنعم سے دور ہونے سے اُن کے اخلاق و آداب مین فساد بھی کم ہوتا ہے اور نیز ان مین سوسائٹیون کے حالات

بیعت کا کالم

منشی امام الدین صاحب لبا گاؤن کانگڑہ
اہلیہ منشی امام الدین صاحب " "
محمد عقیل صاحب کانسٹیبل پولیس " "
مستری نظام الدین صاحب " "
منشی غلام دستگیر صاحب قادیان تحصیل بٹالہ
میان ابراہیم صاحب اٹھوال گورداسپور
میان الہ بخش صاحب " "
میان سلطان بخش صاحب " "
صالحہ بی بی زوجہ عبد الکریم صاحب راولپنڈی
ملازم ورک شاپ کیرج شاپ
میان محمد صاحب } "
برادر عبد الکریم صاحب } "
حافظ شاہ محمد صاحب ستونگ علاقہ کوئٹہ
ملک بلوچستان
میان مہر الدین صاحب سیالکوٹ ظفروال
غلام فاطمہ صاحبہ زوجہ مہر الدین صاحب "
حاکم بی بی زوجہ سلطان علی سیالکوٹ
محلہ اراضی یعقوب
مسماۃ بہاگن زوجہ اروڑا "
زوجہ میان جانان صاحب "
غلام فاطمہ بنت میان جانان صاحب "
برکت بی بی بنت اروڑا صاحب "
پیر غوث محمد گولیکے گجرات
عبد الاکبر طالب علم انٹرنس کلاس مشن ہائی سکول
کانگڑہ
میان پیر بخش حجام سیالکوٹ
میان بوڑا حجام "
میان کریم بخش صاحب علی وال گورداسپور
مولوی محمد فاضل صاحب مدرس گورنمنٹ
سکول انبالہ۔
بابو نظام الدین صاحب
کلرک ڈاک خانہ قادیان

دار الامان کا ہفتہ

(۱) حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام مع جمیع اہل بیت خدا کے فضل و کرم سے بہمہ وجوہ تندرست ہین اور **نزول المسیح** کی تصنیف مین ازبس مصروف ہین یہ کتاب ۱۵۲ صفحہ تک کاتب لکھ چکا ہے تین پر پیسو پر چھپ رہی ہے

(۲) حضرت حجۃ اللہ نے ٹیکا طاعون کے متعلق ایک زبردست اور ضروری اشتہار لکھا ہے ✦

(۳) حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب سلمہ ربہ اب خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے تندرست ہین ۵ ستمبر ۱۹۰۲ء کے جمعہ مین آپنے ایک لطیف خطبہ پڑہا جو تجربہ آپنے اپنی بیماری کے دوران مین **ایمان باللہ** کی کیفیت اور اثر کا کیا ہے وہ اس خطبہ مین بیان کیا گیا جو اسی اشاعت مین دوسری جگہ ہمارے ناظرین پڑہینگے ✦

(۴) حضرۃ مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی فاضل اس ہفتہ دار الامان مین وارد ہوئے تعجب نہین جو آپ گولڑوی کی کتاب سیف چشتیائی پر اپنی خیال توجہ فرماوین کہ وہ سالکان راہ ہدایت کے لئے غول راہ ثابت نہوئے پاوے

(۵) جناب سید امیر علیشاہ صاحب ملہم سیالکوٹی اور ماسٹر غلام محمد صاحب اور منشی مہتاب دین ڈرزش ماسٹر سیالکوٹ سے اور مولوی جان محمد صاحب ڈسکہ سے میان محمد اسمٰعیل ماسٹر ٹیلیگراف میرٹھ سے اور منشی محمد اکبر مردان سے تشریف لائے ✦

(۶) پروفیسر ڈاکٹر میرزا یعقوب بیگ صاحب لاہور سے تشریف لائے اور دو روز کے بعد واپس تشریف لے گئے آپ کے والد ماجد میرزا نیاز بیگ صاحب رئیس کلانور بھی تشریف لائے ہوئے ہین

(۷) مدرسہ تعلیم الاسلام کے ڈائرکٹر صاحب جناب نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ کی ایما اور ہدایت سے سپرنٹنڈنٹ مدرسہ تعلیم الاسلام نے ایک سرکلر پسران طالب علمون کے والدین کے نام لکھی ہے جو مدرسہ تعلیم الاسلام کے بورڈنگ

ہوس مین داخل ہین ✦

آپ حج کیون نہین کرتے

شیخ ابو سعید محمد حسین بٹالوی کے خط کا جواب الحکم کی گذشتہ اشاعت مین کسیقدر بسط سے شائع ہو چکا ہے لیکن اتمام حجت اور ایک نکتہ معرفت کے لئے اتنا اور عرض کرنا ضروری سمجھا ہے کہ حضرۃ اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کے حضور جب وہ خط پڑہا گیا اور یہ اعتراض پیش کیا گیا کہ آپ کیون حج نہیں کرتے؟ تو فرمایا کہ میرا پہلا کام **خنزیرون کا قتل** اور **صلیب کی شکست** ہے۔ ابھی تو مین خنزیرون کو قتل کر رہا ہون۔ بہت سے خنزیر مر چکے ہین اور بہت سے سخت جان ابھی باقی ہین ان سے فرصت اور فراغت تو ہولے ✦

شیخ بٹالوی صاحب اگر انصاف سے کام لینگے تو امید ہے یہ لطیف جواب انہین تسلیم ہی کرنا پڑیگا ✦ کیون شیخ صاحب! ٹہیک ہے نا! پہلے خنزیرون کو قتل کر لین؟

ایک دوست کو دشمنون نے سخت تکلیف دی اور ان کی شکائتیں بھی افسران بالادست سے کین جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ انکو وہان سے تبدیل ہونا پڑا انہون نے اسکے متعلق دعا کیلئے عرض کیا کہ اس سے دشمن خوش ہونگے یہ نہیں ہونا چاہئے اس کے متعلق جو فرمایا اسکا خلاصہ یہ ہے خدا کے ساتھ رو ٹہنا نہین چاہئے اور خدا تعالیٰ کا شکوہ کرنا کہ اس نے ہماری نصرت نہیں کی سخت غلطی ہے مومنون پر ابتلا آتے ہین رسول اللہ صلعم ۱۳ برس تک کیسی تکلیفین اٹہاتے رہے طائف مین گئے تو پتہر پڑے اس وقت جبکہ آپکے بدن سے خون جاری تہا آپنے کیسا صدق اور وفا کا نمونہ دکہایا اور کیا پاک الفاظ فرمائے کہ یا اللہ مین یہ سب تکلیفین اسوقت تک اٹہاتا رہونگا جب تک تو راضی ہو۔ امتحان کا ہونا ضروری ہے نبیون اور صادقون پر ابتلا آئے ہین حضرت مسیح کو دیکھو کیسا ابتلا آیا ایلی ایلی لما سبقتنی کہنا پڑا۔ یہودیون نے پکڑ کر صلیب پر چڑہا دیا غرض مومن کو گبہرانا نہین چاہئے

انوار احمدیہ پریس قادیان مین باہتمام شیخ یعقوب علی مالک و ایڈیٹر کے چھپکر شائع ہوا ۔

الحکم نمبر ۳۳ جلد ۶
بہت عنایت سے ضرور فائدہ اٹھائیں
دفتر الحکم کی تعمیر کی خوشی کے شکریہ مین ۲۱ جولائی سنہ ۱۹۰۲ع سے ۲۱ ستمبر سنہ ۱۹۰۲ تک جدید خریداران سے الحکم کی قیمت صرف چار روپے لیجاویگی اور جو کتابین مطبع انوار احمدیہ کی اپنی ملکیت ہین جنکی فہرست ذیل مین درج ہین وہ پرانے خریدارون کو نصف قیمت پر دیجاوینگی جس سے وہ صرف ایکبار فائدہ اٹھا سکتے ہین
خواہ ایکبار ایک نسخہ خریدین خواہ ایک سے زیادہ
فہرست کتب
تفسیر القرآن پارہ اول ۱۲ رپورٹ جلسہ سالانہ سنہ ۹۷ء ۔ حضرت اقدس کی تقریر حضرت اقدس پرانی تحریرین ۔ اصلاح النظر ۔ سراج الدین عیسائی کے چار سوالونکا جواب ۔ تفسیر سورہ تبت
تمام درخواستین دفتر الحکم کے نام آنی چاہئین
علاج طاعون
حضرت اقدس جناب مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بذریعہ اشتہار علاوہ سچی توبہ واستغفار وتقوی وطہارت جدوار خالص کی گولیان اور عرق جسکا نتیجہ جناب نے اسی اشتہار مین درج فرمایا تھا طاعون کے لئے استعمال کرنیکا حکم دیا تھا اور خدانخواستہ طاعون کی گلٹی ۔ بغل ۔ ران یا گردن کے نمودار ہو تو مرہم طاعون لگائی جاوے ۔ سو اس عاجز نے اس اشتہار کے موافق احباب کی سہولیت کے لئے گولیان اور عرق اور مرہم کی قیمت بہت کم رکھی گئی ہے اس دوا کے فائدے کی نسبت اس مین سے زیادہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تجویز کردہ نسخہ ہے حفظ ما تقدم کیطور پر استعمال کرین قیمت ادویہ علاوہ محصولڈاک مندرجہ ذیل ہے +
قیمت یکصد گولی ۱۲ ۔ عرق شیشی کلان جو تقریباً ایکماہ کے لئے کافی ہوگی ۱۲
دو چند گولی ۔ خورد ۔ مرہم فی ڈبیہ
پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ادویہ ارسال ہوگا +
ڈاکٹر شیخ عبداللہ صاحب سپرنٹنڈنٹ معلم بورڈنگ ہوس مدرسہ تعلیم الاسلام حضرت قادیان دارالامان
انوار احمدیہ پریس قادیان

حب جوہر عشبہ مغربی

[illegible]

ان امراض کا عروج بڑی شدومد سے سلطنت جسم مین تباہی کرنیوالا ہوتا ہے اسکے عروج کرنیکا آلہ اگر کوئی ہے تو ہمارا یہی جوہر عشبہ ہے جب بگاڑ خون انتہا درجہ تک پہونچکر خونکو ردی کردے تو اسکو کوئی درست کر سکتا ہے تو یہی جوہر عشبہ ہی یہ مرض کو ڈوبتا نہین بلکہ عالم وجود سے کھوتا ہے۔ جوہر عشبہ انسان کے خونکو صاف کرنیکیلئے مسئلہ حکمائے سلف و خلف کا نسخہ ہے اسکے پینے والیکا خون گندہ نہین ہوتا یہی وجہ ہے کہ اسکو محافظ صحت کہا جاتا ہے۔ عشبہ مغربی کو میڈیکل آفیسر پروفیسر علوم طب اور حکمائے یقینی علاج سمیت خون سے دور کرنیکا آلہ قرار دیا ہے یہ جوہر عشبہ جوانی کے جوش غلط کاریسے جب آتشک کا زہر خونکو تباہ کرکے گوناگون رنگون مین ظاہر ہوتا ہو تو اسوقت بھی ایک نادر ہے جسکے استعمال سے وجع مفاصل تیرگی خارش پھوڑے پھنسی۔ زخمونکا اندمال کرتا ہے۔ خنازیر۔ ناسور۔ بہگندر۔ چنبل یا جسم سے چھلکے اترین یا تبدیل موسم پر جسم پر درد ہے۔ سوکھی خارش۔ چہرہ پر بدنما داغ پیدا ہوتے ہین تو وہ یہ عرق جوان جملہ ہیبتی بیماریون سے نجات دیتا ہے سوزاک کے بعد جو ہاتھ پاؤن کے تلوون مین جلن رہتی ہے ہڈیان درد کرتی ہون۔ ریحکا درد۔ عرق النسا اور عورتون کے رحم بگاڑ اور تلونکے درد کو بھی دور کرتا ہے۔

حب قبض کشا حکما کا قول ہے کہ قبض اور صحت ایک جگہ اکٹھے نہین رہ سکتے جنکو وقت پر پاخانہ نہ آئے طبیعت انکی پریشان سر مین درد منہ بدمزہ۔ زبان میلی رہتی ہے ان گولیون کے استعمال سے درد جگر نفخ قراقر دل کا دھڑکنا جسم کا پھڑکنا۔ سن ہو جانا۔ کثرت تھوک کمی اشتہا وغیرہ دور ہو جاتی ہے ایکگولی رات کو دودھ کے ہمراہ کہانے سے صبح اجابت بافراغت آجاتی ہے طبیعت بشاش جسم ہلکا انسان چست اور چالاک ہوجاتا ہے اور توانا رہ سکتا ہے۔

سنون مستحکم دندان یہ وہ منجن ہے کہ دانتون کو جلا دیتا ہے۔ بخدا ہیرے کو ہیرا ہی دکھا دیتا ہی آنکھ گئی جہان گیا دانت گئے سواد گیا اس سے دانت موتیون کیطرح چمکدار مضبوط اور صاف ہوجاتے ہین ہلاہو میل دور مسوڑی مضبوط منہ سے لیسدار رطوبت کا دور اور خون جانا رک جاتا ہے۔ چار تولہ ایک روپیہ

پتہ۔ زبدۃ الحکماء حکیم ڈاکٹر غلام نبی ایڈیٹر رسالہ حافظ صحت لاہور موچی دروازہ

دوا درجن ایک روپیہ ... اعوان منزل

صدق اللہ العلام فیما اوحی الی الامام علیہ الصلوۃ والسلام حیث قال اللہ اوی القریہ ولا الاکرام لہلک المقام

طاعون عذاب الٰہی ہے۔ جو خدا تعالٰے کے مرسل کی تکذیب و انکار کے باعث نمودار ہوتا ہے

روغن نوری یہ روغن امراض وبائیہ خصوصاً طاعون و ہیضہ سے محفوظ رہنے کے لئے عجیب ہے جو سعید لوگ حفظ ماتقدم استعمال کرینگے وہ انشاء اللہ السلام بفضل تعالٰے مبتلائے طاعون و ہیضہ نہونگے کیونکہ اجرام وبائیہ انکے بدن مین داخل ہوتے ہی ہلاک ہوجاینگے اگر مبتلائے مرض کو دین تب بھی اس سے بطور بفضل تعالٰے شفایاب ہو علاوہ ازین اسکے استعمال سے تپ محرقہ۔ کہانسی۔ متلی۔ قے۔ اسہال پیچش (مروڑ خون آنون کا آنا) خنازی بیماری۔ سوزش سینہ۔ قصور ہضم۔ چیچک۔ نفث الدم و ابتدائی سل۔ درد گوش۔ درد کان۔ ناسور۔ خنازیر۔ زخم آتشک۔ پھگندر۔ پھوڑے پھنسیان۔ بواسیر کے زخم۔ زہر بچھو۔ زہر زنبور وغیرہ ہر قسم کے زخم بہت جلد بفضل تعالٰے دور ہوتے ہین ایسا سریع الاثر اور مفید دوا کم ہوگی قیمت فی شیشی عہ

جوہر آملہ سل مقوی معدہ و مشتہی و ہاضم و مصفی خون و دافع خارش و پھوڑے پھنسی وجع المفاصل و دمہ و ریاح وغیرہ قیمت فی شیشی عہ رد چپے آخیر ستمبر تک + **کشتہ سیم یک آتشہ** مقوی دماغ و اعصاب قیمت فی چوکی

گٹکہ سیماب مصلح شیر و مصفی خون قیمت ۲؍ محصول ذمہ خریدار

المشتہر حکیم نور محمد پروپرائیٹر نوری شفاخانہ

موکل ضلع لاہور

یسوع مسیح مرقومہ بشپ صاحب

لاہور پر ریویو

نمبر ہشتم

(سلسلہ کے لئے دیکھو الحکم ۲۴ اپریل سنہ ۱۹۰۲ء)

(اعتذار۔ یہ مضمون بعض دوسرے اہم مضامین کیوجہ سے ۲۴ اپریل کے بعد آج تک سلسلہ وار شائع نہیں ہوسکا چونکہ مضمون میں آیندہ کی قید موجود تھی اور حقیقت میں ابھی مضمون نامکمل تھا اسلئے ہم نے ضروری سمجھا کہ اسکو پھر سلسلہ لکھکر خدا کے فضل سے پورا کردیا جائے۔ ایڈیٹر)

جلالی جی اُٹھنے سے نہیں معلوم بشپ صاحب کی کیا مراد ہے؟ کیا اسی کا نام جلالی جی اُٹھنا ہے کہ صلیب پر سے زندہ اتار لئے گئے اور یوسف کو جو مسیح کا شاگرد تھا لاش دیدی گئی اور پھر مرہم عیسٰی کے ذریعہ زخموں کا علاج کیا گیا آخر کشمیر کیطرف چلے آئے اور خانیار کے محلہ میں آکر آپنے وفات پائی اور وہیں مدفون ہوئے مسیح کا حقیقی موت سے اور پھر جی اٹھنا انجیل سے ہرگز ثابت نہیں ہو سکتا رسالہ ترقی میں اس مضمون پر ایڈیٹر نے بحث کرنیکا وعدہ کیا ہے اس وقت ہم بھی اس پر مفصل لکھینگے انشاء اللہ العزیز

مگر سردست مختصر سی بحث اس مضمون پر بشپ صاحب اور آپکے تبع عیسائیوں کی ضیافت طبع کیلئے غالباً دلچسپی سے خالی نہ ہوگی

اول مسیح کا صلیب پر مرجانا بموجب توریت کے ان کو ملعون قرار دیتا ہے گو عیسائیوں نے اپنی سبکسری سے اس امر کو قبول کرلیا ہے کہ مسیح ہمارے بدلے **ملعون** ہوا لیکن ایک سلیم الفطرت دانشمند کبھی اس بات کو گوارا نہیں کرسکتا کہ خدا (بقول عیسائیان) یا کم از کم ایک نبی اور راستباز کو ملعون ٹھہرایا جاوے اگر مسیح عیسائیوں کے خیال کیموافق خدا تھا تو ملعون ہونیکے وقت لازمی امر ہے **قدوس** نہ تھا اور تمام خدائی صفات اس سے سلب ہو چکی ہوئی تھیں۔ پھر کفارہ کی اصل غرض محض انسانیت اور وہ بھی ملعون انسانیت پورا نہیں کرسکتی اور اگر کفارہ کیلئے ملعون ہونے سے ہی پورا ہوسکتا ہے تو پھر **شیطان** جو ملعون کا دوسرا نام ہے بجائے خود اچھا خاصہ **کفارہ** ہوگا کیا عیسائی اسپر ایمان لاکر بھی اسیطرح نجات پا سکتے ہیں جیسے وہ اپنے معتقدات کے لحاظ سے حضرت مسیح کی اس موت پر ایمان لاکر جو انہیں معاذ اللہ ملعون بناتی ہے ایمان لاکر نجات مانتے ہیں ہم حضرت مسیح کی شان کو بہت ہی ارفع اور اقدس سمجھتے ہیں اور عیسائیوں کا اس قسم کا عقیدہ آپکی نسبت رکھنا مسلمانوں کے پاک عقیدہ کی توہین ہے کیونکہ ہم حضرت مسیح کو خدا کا پیارا بندہ اور راستباز نبی مانتے ہیں اور ہمارا اعتقاد ہے کہ وہ مرفوع ہوئے برخلاف اس کے عیسائی انہیں صلیبی موت سے مرنیوالا قرار دیکر ملعون ٹھہراتے ہیں۔

غرض حضرت مسیح کی نسبت پہلے یہ جایز رکھا جاوے کہ وہ صلیب پر مرے ہیں تو اس سے ان کی شان پر خطرناک الزام عاید ہوتا ہے۔ علاوہ بریں انجیل اس امر کی نفی کرتی ہے کہ وہ صلیب پر مرے ہوں جب صلیب پر مرنا ہی انکا ثابت نہیں تو جی اُٹھنا تو اس کی فرع ہے اور ہم اس وقت اس امر پر بحث نہ کرینگے کہ کیا **حقیقی مردے بھی اٹھا کرتے ہیں** کیونکہ جب واقعات سے یہ ثابت ہوجاوے کہ وہ صلیب پر مرے ہی نہیں تو اس بحث کی ضرورت ہی نہیں رہتی اس لئے دوسری بات جو ہمارے اس دعوے کی تصدیق کرتی ہے کہ مسیح صلیب پر نہیں مرے یہ ہے۔

(۲) کہ مسیح ساری رات اس موت صلیب سے بچنے کے لئے دعا کرتا رہا اور نہ خود بلکہ شاگردوں کو بھی کہتا رہا اب غور طلب یہ امر ہے کہ کیا مسیح کی ساری رات کی دعا جو نہایت تضرع اور ابتہال کے ساتھ کیجاتی تھی اور صلیب کی لعنت کے خوف سے آپکو نعل در آتش کر رکھا تھا قبول ہوئی یا نہیں قطع نظر اس سوال کے کہ جب خود (بقول عیسائیان) خدا تھا تو دعا کس سے کرتا تھا کیا ایک لغو کام کر رہا تھا؟ ہم اس غور طلب امر کا جواب عیسائیوں ہی سے پوچھتے ہیں کہ اگر دعا قبول نہیں ہوئی تو پھر وہی پہلا اعتراض ملعون ہونیکا قایم ہونے کے علاوہ انجیل کی تکذیب لازم آتی ہے جس میں لکھا ہے کہ مانگو تو تمہیں دیا جاویگا جب خود حضرت مسیح کی دعا نامراد واپس آئی تو کسی اور کو کیا امید اور تسلی مسیح میں ملسکتی ہے؟ ایسی ناکامی اور نامرادی عیسائیوں کی خیالی نجات کے خرمن کیلئے چنگاڑی کا کام دینیوالی ہے اور اگر دعا قبول ہوگئی اور انجیل کا یہ مقولہ کہ مانگو تمہیں دیا جاویگا صحیح ہے تو پھر ہماری تصدیق ہوتی ہے کہ مسیح صلیب پر نہیں مرا کیونکہ اس سے بچنے کی انہوں نے دعا کی تھی۔

اب عیسائی یا تو کفارہ کی کل دست بردار ہیں اور مسیح کو اپنے لئے ملعون قرار دے لیں اور انجیل کی تکذیب کریں یا انجیل کی تکذیب کرکے اس غلط عقیدہ سے توبہ کریں کہ مسیح صلیب پر مرا پھر انجیل کے بیانات بھی اسی امر کی تصدیق کرتے ہیں کہ مسیح صلیب پر نہیں مرا چنانچہ

(۳) **پلاطوس** مسیح کو چھوڑنا چاہتا تھا جیسا کہ انجیل سے صاف ثابت ہے لوقا ($\frac{۲۳}{۲۲ تا ۱۴}$)

(چہارم) پلاطوس کی بیوی جسکا نام پراکلایا کلاڈیہ پروکولا ہے مسیح کی پوشیدہ شاگرد تھی کلیسیائے یونان اسکو سینٹ مانتی ہے اور سائیکلوپیڈیا برٹانیکا جلد ۱۹ صفحہ ۸۹ سے معلوم ہوتا ہے کہ پلاطوس نے دعا میں مسیح سے درخواست کی کہ مع اپنی بیوی پروکلا کے سچا تائب سمجھا جاکر صادقوں میں شمار ہو اور انجیل متی $\frac{۲۷}{۱۹}$ سے معلوم ہوتا ہے کہ پلاطوس کی بیوی نے اپنی ایک رویا کی بناء پر پلاطوس کو مسیح کے چھوڑنے کی رائے دی جبکہ پلاطوس پہلے ہی سے اسے چھوڑنے پر مائل تھا بیوی کی رائے نے اسے اور مستحکم کر دیا خصوصاً اسکے رویا کی بنا پر۔

(پنجم) پلاطوس مسیح کا قایل تھا اور اسکو یہودیوں کا بادشاہ مانتا تھا جبکہ اُس نے اس کی صلیب پر یہ لکھکر لگایا کہ یسوع مسیح یہودیوں کا بادشاہ اور سردار کاہنوں کے کہنے کے بعد بھی اس نے اس کتبہ کو نہیں بدلا۔

(ششم) صلیب کا دن سبت کی طیاری کے قریب واقع ہوا اور یہ خلاف شریعت تھا کہ کوئی سبت کے دن صلیب پر لٹکا رہے اور اس لئے مسیح صاف چند گھنٹے صلیب پر رہا جس سے وہ صرف بیہوش ہوگیا تھا۔ (ہفتم)

مختصر نوٹ اور نکات

۸ تاریخ کی شام کو جبکہ آسمان سے نزول بارش ہوا تو معاً ہمارے خیال مین گذرا کہ حفظ صحت کے لحاظ سے کس قدر ضروری ہو کہ مکانات محلہ اور شہر اور گرد و نواح کو پاک صاف رکھا جاوے لیکن اس قدر وسیع انتظام کون کرسکتا ہے کہ تمام درختون اور مکانات کی بیرونی سطح کو صاف کیا جاوے اور تمام بہے ہوئے گرد و غبار کو دھو ڈالا جاوے زمین کی تمام سطح اور نالیون کو دھو دیا جاوے غرض کوئی انسانی طاقت یا انجمن ایسی فیاضی سے کام نہین کرسکتا یہ محض خدا کا فضل ہے جیسا اُسنے فرمایا و ینزل علیکم من السماء ماءً لیطہرکم به اللہ تعالی بادلون سے تم پر مینہ برساتا ہے تاکہ تم اور تمہاری بستیون کو صاف کردے بارش حفظ صحت کے اصولون کے مطابق کس قدر صفائی کرتی ہے یہ ایک وسیع مضمون ہے جو اس نوٹ مین نہین آسکتا۔ اسپر غور کرنے کے لئے کافی ہے کہ بارش ہو چکنے کے بعد کے نظارہ پر غور کرو۔ اور دیکھو کہ درخت مکانات کی بیرونی سطحین گلیون اور نالیون کے سلسلے کیسے دھوئے دھائے صاف ستھرے نکل آتے ہین اور مہینون اور سالون کا جما ہوا کوڑا کرکٹ مینہ کے پانی مین بہا جاتا ہے لہ الحقیقت یہ خدا ہی کا فضل ہے والحمد للہ علی ذالک +

یہ بالکل سچی بات ہے انسان کی زندگی اور روح قرآن ہے زندہ کی زندگی اس سے قائم رہ سکتی ہے اور مردے بھی اسی کے طفیل زندہ ہو سکتے ہین اسی لئے اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ یاایہا الذین آمنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم

رسولون کا احیا کیا ہوتا ہے وہ اپنی قوت جاذبہ سے سعید الفطرت لوگون کو اپنی طرف کھینچتے ہین اور پھر اپنے قدسی نفس کی پاک تاثیرون سے اس مینہ کیطرح جو آسمان سے آتا ہے انکو مزکی اور مطہر بناتے ہین نفس پرستی اور غفلت کی زندگی سے اُنہین نکالتے ہین اور اس رشتہ کو قائم کرتے ہین جو حقیقی طور پر انسان اور خدا کے درمیان ہے۔ خود شناسی اور خدا شناسی قوت عطا کرتے ہین اسطرح انکی پہلی زندگی پر ایک موت آجاتی اور نئی زندگی شروع ہو جاتی ہے +

کیسے ہی ناعاقبت اندیش اور کور چشم بلکہ کور باطن ہین وہ لوگ جو دینی تنازعات مین قرآن کریم کو عمداً چھوڑ بیٹھے ہین اور اگر کوئی قرآن شریف کو پیش کرے تو کہہ دیتے ہین کہ قرآن ناقص ہے اور حدیث کو اسپر قاضی ٹھہراتے ہین؟ افسوس یہ لوگ کیون نہین سمجھتے کہ قرآنی دلائل جو لوگ پیش نہین کرتے انپر اللہ تعالی خود فتوی دیتا ہے کہ وہ کافر ہین۔ فاسق ہین۔ ظالم ہین اور ہم نے قرآن مین قسم قسم کی مثال طرح طرح سے بیان کردی ہے۔ کیونکہ انسان بہت معاملات مین جھگڑالو ہوجاتا ہے اور جو شخص الہی معاملات مین علم یا ہدایت یا کتاب منیر کے بغیر جھگڑا کرتا ہے وہ چاہتا ہے کہ سبیل اللہ سے بہک جاوے۔ دنیا مین اس کی رسوائی ہوگی اور قیامت کے دن ہم اسکو عذاب جہنم کا مزا چکھاتے ہین + ربنا وقنا عذاب النار

حقیقت مین اگر انسان غور کرنے والی طبیعت رکھتا ہو اور انصاف اور خدا ترسی سے بہرہ ور ہو تو وہ صاف سمجھ سکتا ہے کہ قرآن شریف کے زندہ معجزات مین سے یہ چھوٹا معجزہ نہین ہے کہ جسقدر کوئی پاک باطن ہو اسیقدر وہ قرآنی فہم کہلاتا جاتا ہے اور جسقدر اپنے نفس کو پاک صاف کرے اسیقدر خاص الہی تعلیم کے نیچے چلا آتا ہے اور اللہ کریم کی طرف خود بخود اٹھتا جاتا ہے وہ لوگ جو سلسلہ عالیہ کو مخالفت کی نگاہ سے دیکھتے ہین وہ اس معجزہ سے یا تو انکار کرین اور اگر اقرار کرتے ہین تو انصاف سے کہین کہ کیا اس کا زندہ ثبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا پاک وجود اور نمونہ نہین ہے +

انسان شیطانی وساوس اور شیطانی تسلط سے بچنا چاہے تو اس کو قرآن کریم کے تعویذ سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ جو قرآن کریم کو چھوڑتا ہے اور اس ذکر الرحمن سے غفلت کرتا ہے شیطان اس کا قرین ضرور ہو جاتا ہے جیسا کہ خود اللہ تعالے نے فرمایا ہے کہ من یعش عن ذکر الرحمن نقیض له الشیطان فهو له قرین - یعنی جو شخص ذکر رحمن سے غافل ہوتا ہے ہم شیطان کو اس پر غالب کردیتے ہین تب وہ اسکا ساتھی ہوجاتا ہے اس لئے اس تعویذ کو ہر وقت زیر نظر رکھنا ضروری ہے +

کون آدمی ہے جو نہین چاہتا کہ اللہ تعالی اسکا معین و مددگار رہے اور اسکو ایک قسم کا استقلال اور ثبات قدم حاصل ہو؟ ہم سمجھتے ہین ہر ایک کی یہی خواہش ہو سکتی ہے اور ہے مگر اس خواہش کے پورا کرنے کے جو طریق اختیار کئے جاتے ہین انمین اکثر ایسے ہوتے ہین کہ ثبات قدم کی بجائے استیصال کا موجب ہوتے ہین خدا کی حکیم کتاب نے ایک گر بتایا ہے اگر اس کو اپنا دستور العمل بنا لیا جاوے یقیناً خدا کی نصرت آئیگی اور ثبات قدم کی دولت ملیگی وہ کیا؟ ان تنصروا اللہ ینصرکم ویثبت اقدامکم اگر تم اللہ کی مدد کروگے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا + اور تمہارے قدمون کو ثابت کردیگا +

خدا کی نصرت کیا ہوتی ہے؟ خدا کسیکی مدد کا محتاج نہین مگر وہ انسان پر اپنا فضل کرنا چاہتا ہے اور یہ اس کے فضل کے پانے کی ایک راہ ہے وہ لوگ جو خدا تعالے کی عزت اور جلال کو قائم کرنا چاہتے ہین ان کی تائید کرنا انکے مقاصد و اغراض کے پورا کرنے مین اُنکا ساتھ دینا بھی خدا کی نصرت ہے۔ اسوقت خدا تعالی نے ایک سلسلہ قائم کیا ہے جو اس کی توحید اور جلال کو قائم کرتا ہے اس کی تائید اس وقت خدا کی تائید ہے مبارک وہ جو اس مین شریک ہو کیونکہ خدا اسکا مددگار ہوگا +

خدا کی نصرت کرنیکی توفیق بھی خدا ہی سے آتی ہے اس لئے مامور من اللہ جو من انصاری الی اللہ کہتا ہے تو یہ نہین کہ اس کا کوئی ناصر نہین ہوتا اللہ تعالی خود اس کے لئے نعم المولیٰ اور نعم النصیر ہوتا ہے من انصاری الی اللہ کہنے مین وہ خدا کی نصرت کا استقبال کرتا ہے اور دیکھتا ہے کہ وہ کن راہون سے آتی ہے منہ

دوسرا پارہ ناظرین کے فیصلہ کے بموجب آج دوسرے پارہ کے **چار جز** خریدارون کے نام روانہ کئے جاتے ہین اور اسی طرح پر ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۲ء تک انشاء اللہ چار جز یا کم وبیش چھاپ کر اور بھیجدیئے جائینگے جسقدر طبع ہوتا جائیگا ارسال ہوتا رہیگا اپنی طرف سے پوری احتیاط کیساتھ پیکٹ روانہ کئے گئے ہین۔ لیکن جس خریدار کو دو ہفتہ کے اندر نہ پہونچے وہ اطلاع دینے پر پھر حاصل کرسکین گے مگر دو ہفتہ کے بعد ایسی شکایت قابل تعمیل نہ ہوگی۔ البتہ لوگ جہان دو ہفتہ کے اندر جواب نہیں آسکتا مستثنےٰ ہین منہ

کلماتِ طیّبات
حضرۃ اقدس امام الزمان سلمہ الرحمٰن

گذشتہ اشاعت سے آگے

اسی طرح تب کی مد میں بشمبرداس کو داخل کرتے ہیں۔ بشمبرداس قادیان کا رہنے والا ایک مہاجن تھا اور ایک خوشحال برہمن جو اُس وقت پٹواری تھا۔ یہ دونوں ایک مقدمہ میں ماخوذ ہوئے جسمیں خوشحال کو دو سال اور بشمبرداس کو ایک سال کی قید کی سزا ہوئی۔ شرمپت آریہ نے آکر مجھے دعا کے واسطے کہا۔ اور میں نے دعا کی تو میں نے کشف میں دیکھا کہ میں نے اپنے ہاتھ سے اس کی نصف قید کاٹ دی ہے اور پھر میں نے دیکھا کہ مثل واپس آکر نصف قید رہ جاوے گی اور خوشحال اپنی پوری سزا بھگتے گا + یہ خبر میں نے پہلے ہی شرمپت کو دیدی وہ اب تک زندہ موجود ہے اور اگر اُسکو قسم دیکر پوچھا جاوے تو وہ انکار نہ کرے گا۔ غرض آخر جسطرح میں نے خبر دی تھی اور مجھے دکھایا گیا تھا وہی ظہور میں آیا یعنی مثل واپس آئی اور اسمیں بشمبر کی نصف سزا رہ گئی وہ نصف قید بھگت رہا ہوا۔ پھر شرمپت نے کہا کہ تم چونکہ متقی ہو اس لیے دعا قبول ہو گئی چونکہ اسلام کے ساتھ ان لوگوں کو بغض اور عداوت ہے اس لیے شرارت سے اسلام کی تعریف نہ کی۔ اس مقدمہ میں جب اپیل کیا گیا تو رات کو علی محمد نام ایک شخص آیا اور اُسنے آکر خبر دی کہ وہ بری ہو گئے ہیں مجھے یہ خبر سُنکر تعجب ہوا کیونکہ میں نے مذکورہ بالا پیشگوئی کی تھی۔ اس تردد میں جب میں نے نماز پڑھی تو نماز ہی میں **الہام** ہوا **اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعْلیٰ** وہ بات تو اسی طرح گذر گئی اور میں نے مزید تحقیقات نہ کی لیکن صبحکو اصل حال معلوم ہو گیا کہ اپیل لے گئے تھے جس سے یہ غلط نتیجہ نکال لیا گیا کہ وہ بری ہو گئے ہیں غرض آخر جیسا کہ میں نے کہا ہے اسیطرح پیشگوئی کے موافق مثل واپس آئی اور اسمیں بشمبر کی قید نصف رہ گئی اور خوشحال کو پوری سزا بھگتنی پڑی۔

اب بتاؤ یہ خدا تعالےٰ کی طرف سے کیسے زبردست نشان ہیں اب تک ان واقعات کے زندہ گواہ موجود ہیں ان سے قسم دیکر پوچھا جاوے کہ کیا قبل از وقت انکو بتایا گیا تھا یا نہیں؟ اور پھر ٹھیک پیشگوئی کے موافق انکا ظہور ہوا ہے یا نہیں۔

پھر اسیطرح جھنڈا سنگھ نامی ایک زمیندار کے ساتھ درخت کاٹنے کا مقدمہ تحصیل میں اُس تھا۔ مجھے خدا تعالےٰ کیطرف سے معلوم ہوا کہ ڈگری ہو جائے گی۔ جب کوئی دس بارہ دن ہوے تو لوگوں نے جو بٹالہ سے آئے کہا کہ وہ مقدمہ خارج ہو گیا ہے اور خود اُسنے بھی آکر بطور تمسخر کہا کہ مقدمہ خارج ہو گیا۔ مجھے اس خبر کے سُننے سے اتنا غم ہوا کہ کبھی کسی ماتم سے بھی نہیں ہوا میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ڈگری کی خبر دی تھی یہ کیا کہتے ہیں + وہ اسامی تھے اور ہم مالک تھے اور مالک کی اجازت کے بغیر وہ درخت کاٹنے کے مجاز نہ تھے۔ مختلف قسم کے ۱۵ یا ۱۶ آدمی اس مقدمہ میں تھے مجھے بہت ہی غم محسوس ہوا اور میں جیسے کوئی مبہوت ہو جاتا ہے سراسیمہ ہو کر سجدہ میں گر پڑا اور دعا کی تب ایک بلند آواز سے **الہام** ہوا

ڈگری ہوئی ہے مسلمان ہے

یعنی آیا باور نے کئی۔ صبحکو جب تحصیل میں گیا تو وہاں جا کر ایک شخص سے جو حاکم کا سررشتہ دار تھا میں نے دریافت کیا کہ کیا فلاں مقدمہ خارج ہو گیا ہے اُس نے کہا نہیں اس میں تو ڈگری ہو گئی ہے پھر میں نے اُس سے کہا کہ انھوں نے گاؤں میں مشہور کیا ہے کہ وہ مقدمہ خارج ہو گیا ہے یہ کیا بات ہے؟ اُسنے کہا اصل بات یہ ہے کہ اس خبر میں وہ بھی سچے ہیں۔ جب حافظ ہدایت علی صاحب فیصلہ لکھنے لگے تو میں کہیں باہر چلا گیا تھا جب باہر سے آیا تو انھوں نے روبکار مجھکو دی کہ یہ مقدمہ خارج کر دیا ہے۔ سررشتہ دار کہتا ہے کہ تب میں نے اُن کو کہا کہ تم نے غلطی کی ہے اُس نے کہا نہیں میں نے کمشنر کا فیصلہ جو تم لوگوں نے پیش کیا تھا دیکھ لیا ہے میں نے اُنکو کہا کہ فائنل کمشنر کا فیصلہ بھی تو دیکھنا تھا۔ پھر اُسے معلوم ہوا کہ وہ فیصلہ جو اُسنے کیا تھا وہ غلط ہے اُسنے روبکار لیکر پھاڑ کر پھینک دی اور دوسری روبکار لکھی جسمیں ڈگری کا فیصلہ دیا۔

اور اسطرح یہ پیشگوئی جو خدا تعالیٰ نے قبل از وقت مجھے بتلائی تھی پوری ہوئی اس پیشگوئی کے بھی بہت سے لوگ گواہ ہیں اور اب تک موجود ہیں۔ پھر **ثَمَانِیْنَ حَوْلًا** کی پیشگوئی ہے اس پیشگوئی پر ایک زمانہ گذر گیا۔ کوئی شخص ایک دم کے لیے بھی نہیں کہہ سکتا کہ میں زندہ رہوں گا۔ لیکن ایک خاص تعداد سالوں تک کی خبر دیدینا کیا یہ انسانی طاقت کام ہے + اور پھر میرے جیسے آدمی کیلئے تو یہ قیافہ سے بھی ممکن نہیں جسکو دو بیماریاں لگی ہوئی ہیں۔ باوجود ان بیماریوں اور ضعف کے خدا تعالےٰ کا یہ وعدہ دینا کہ تیری اسّی برس کے قریب عمر ہو گی کیسا عجیب ہے۔ اور حقیقت میں خدا ہی کیطرف سے اس قسم کی خبر ہو سکتی ہے۔ ورنہ عاجز انسان کچھ نہیں کہہ سکتا۔ یہ پیشگوئی بھی پوری شدہ ہی سمجھیے کیونکہ بہت عرصہ اسپر گذر گیا ہے اور میری عمر اب ساٹھ سے متجاوز ہو چکی ہے۔

پھر اسی کی مد میں ایک اور پیشگوئی ہے جو اس سے بھی عجیب تر اور عظیم الشان ہے کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے **ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ وَ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ** اس سے ایک عظیم الشان جماعت کے قائم کرنے کی خبر دیتا ہے جس وقت یہ پیشگوئی کی گئی تھی اُس وقت ایک آدمی بھی ہمکو نہیں جانتا تھا اور کوئی یہاں آتا جاتا نہ تھا۔ براہین احمدیہ میں یہ الہام درج ہے لیکن اب دیکھ لو کہ تیس ہزار سے زیادہ آدمی اس سلسلہ میں داخل ہو چکے ہیں اور دن بدن ترقی ہو رہی ہے۔ خاص قادیان میں ایک کثیر جماعت موجود رہتی ہے۔ پھر کیا یہ کوئی جھوٹ بات ہے۔ یہ خدا کے کام ہیں اور لوگوں کی نظروں میں عجیب +

اور بھی ث کی مد میں پیشگوئیاں ہیں مگر میں اسوقت صرف مثال کے طور پر اسوقت ایک وہ بیان کرتا ہوں۔

اسیطرح ج کی مد میں جنازہ کا الہام تھا جب ہمارے بڑے بھائی صاحب مرزا غلام قادر مرحوم فوت ہوئے تو ان کے مرنے سے پہلے جنازہ کا الہام ہوا تھا۔

اور اسیطرح جمال الدین کے متعلق بھی الہام ہوا تھا۔ خواجہ جمال الدین صاحب جب اپنے امتحان سفیفی میں فیل ہوئے تو میں نے دعا کی الہام ہوا سیغفر لہ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس سے بہتر انکو جگہ دیدی۔

پھر ج ہی کے مد میں جمع بین الصلوتین کی پیشگوئی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کے لیے ایک نشان ٹھیرایا ہے اس پیشگوئی کو پورا کرنا اختیاری امر نہیں ہے موت سر پر ہے خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے وہ خود اس کی تکمیل کر رہا ہے۔

جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کو عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھتا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت بھی نہیں کرتا ہے۔ اس پیشگوئی سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے کیونکہ لکھا ہے کہ تجمع لہ الصلوۃ یعنی اس کے لیے نماز جمع کی جاوے گی ایسے امور جمع ہو جائیں گے کہ اس کے لیے نمازیں جمع کیجاوینگی یا ایسے امور جمع ہو جائیں گے کہ اس کے لیے نمازیں جمع کرنی پڑیں گی + آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت جو میں اپنا اعتقاد رکھتا ہوں اسکو میں کسی کے دل میں نہیں ڈال سکتا۔ میں ایک سچے مسلمان کے لیے یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ ان امور کے ساتھ جو آپ کی نبوۃ کے لیے بطور شہادت ہوں محبت کی جاوے۔ انہیں سے یہ پیشگوئیاں بھی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ کشفی کیسی تیز ہے اور آپ کی نگاہ کیسی دور تک پہونچنے والی تھی کہ آپ نے سارا نقشہ اس زمانہ کا کھینچکر دکھایا۔ ہم اس پیشگوئی کو جو تجمع لہ الصلوۃ ہے بہت ہی بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اس کے پورا ہونے پر ہمیں ایک راحت اور لذت آتی ہے جو دوسرے کے آگے بیان نہیں کر سکتے کیونکہ لذت خواہ جسمانی ہو خواہ روحانی ایک ایسی کیفیت اور اثر ہے جو الفاظ میں بیان نہیں ہو سکتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سے کمال درجہ کی عزۃ اور صداقت ثابت ہوتی ہے کہ آپ نے جو کچھ فرمایا وہ پورا ہوا + اب بتاؤ کہ کیا یہ امور جو جمع نماز کے موجب ہوئے ہیں خود ہم نے پیدا کر لیے ہیں یا خدا تعالیٰ نے یہ تقریب پیدا کر دی ہے ؟ صحابہ نے اس پیشگوئی کو سنا مگر پوری ہوتے نہیں دیکھا اصحاب جو پیشگوئی پوری ہوئی اور انہیں اسکی خبر ملتی ہے تو انہیں کیسی لذت آتی ہے ؟ میں سچ کہتا ہوں کہ جیسا اس پیشگوئی کے پورا ہونے سے ہم ایک لطف اور لذت اٹھا رہے ہیں آسمان پر بھی ایک لذۃ ہے اس لیے کہ اس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بزرگی اور عظمت کا اظہار ہوتا ہے۔ صوفیوں نے لکھا ہے کہ بعض زمینی امور ایسے ہوتے ہیں کہ آسمان پر انکی خبر دیجاتی ہے اور آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید میں جو کچھ ہوتا ہے اسکی خبر دیجاتی ہے اور اسکا انتشار ہوتا ہے۔ غرض یہ بڑی عظیم الشان پیشگوئی ہے جس سے ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق ہوتی ہے انکو حقیر سمجھنا کفر ہے۔ یہ دوسرا نشان ہے ایک طرف ہماری صداقت کے لیے کیونکہ ہمارے لیے یہ نشان رکھا گیا تھا دوسری طرف خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کہ آپ کی فرمائی ہوئی پیشگوئی پوری ہوئی + لوگ ناواقفی اور جہالت سے اعتراض کرتے ہیں حالانکہ امر بہت ہی قابل غور ہے کیا ہم نے خود ایسے امر پیدا کر لیے ہیں کہ نمازیں جمع کی جائیں ؟ پھر جب یہ امر سب خدا کیطرف سے ہیں تو پھر اعتراض کرنا ہی بڑی حماقت اور خبث ہے جو لوگ اس پیشگوئی پر اعتراض کرتے ہیں وہ مجھ پر نہیں وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر بلکہ خدا تعالیٰ پر اعتراض کرتے ہیں اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ایک آدھ مرتبہ نماز جمع نہ ہو گی بلکہ ایک اچھی میعاد تک نماز جمع ہوتی رہے گی کیونکہ ایک آدہ مرتبہ جمع کرنے کا اتفاق تو دوسرے مسلمانوں کو بھی ہو جاتا ہے۔ پس یہ خدا کا زبردست نشان ہے جو ہمارے اور ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر ایک زبردست گواہ ہے۔

ایسا ہی پھر ح کی مد میں حیات خان کا مقدمہ ہے بہت سے لوگ اس امر کے گواہ ہیں یہانتک کہ اکثر ہندوؤں کو بھی معلوم ہے اور میرے لڑکے فضل احمد اور سلطان احمد بھی اس میں گواہ ہیں + سردار حیات خان ایک دفعہ کسی مقدمہ میں معطل ہو گیا تھا۔ میرے بڑے بھائی مرزا غلام قادر مرحوم نے مجھے کہا کہ ان کے لیے دعا کرو۔ میں نے دعا کی تو مجھے دکھایا گیا کہ یہ کرسی پر بیٹھا ہوا عدالت کر رہا ہے میں نے کہا کہ یہ تو معطل ہو گیا ہے۔ کسی نے کہا کہ اس جہان میں معطل نہیں ہوا + تب مجھے معلوم ہوا کہ یہ بحال ہو جائے گا۔ چنانچہ اس کی اطلاع دی گئی اور تھوڑے ہی عرصہ کے بعد وہ بحال ہو گیا۔

ایسا ہی فَحَانَ اَنْ تُعَانَ وَتُعْرَفَ بَيْنَ النَّاسِ یہ پیشگوئی بھی وہیں موجود ہے کوئی ثابت کرے کہ اس الہام کیوقت کتنی جماعت تھی یا میں ہوتا تھا یا میاں شمس الدین جو براہین احمدیہ کے مسودے لکھا کرتا تھا مگر اب خدا تعالیٰ نے اپنے وعدہ کیموافق لاکھوں کروڑوں انسانوں میں اسکو پورا کیا۔ اور کر رہا ہے ہر نیا دن اس پیشگوئی کی شان اور عظمت کو بڑھا رہا ہے جوں جوں یہ سلسلہ ترقی کرتا جاتا ہے۔

پھر خ ہی میں خسوف وکسوف کی عظیم الشان پیشگوئی ہے۔ اسکو دیکھو کہ ۱۳ تیرہ سو برس کے بعد یہ پیشگوئی پوری ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی کا نشان مقرر کیا تھا کہ اس کے وقت میں رمضان کے مہینہ خسوف اور کسوف ہو گا + اور پھر یہ بھی فرمایا ہے کہ یہ نشان ابتدائے آفرینش سے لیکر کبھی نہیں ہوا۔ کسقدر عظیم الشان نشان ہے جس کی نظیر آدم سے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت تک اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر مہدی کے وقت تک پائی نہیں جاتی۔ اب مجھ کو دجال اور کذاب کہا جاتا ہے کیا کاذب اور دجال کے لیے ہی اللہ تعالیٰ نے یہ نشان مقرر کیا تھا۔

کیا خدا تعالیٰ کو بھی دھوکا لگ گیا کہ ایک تو مجھے صدی کے سر پر بھیجا اور پھر وہ تمام نشان اور علامات بھی قائم کر دیے جو مسیح موعود اور مہدی معہود کے وقت کے مقرر تھے۔ صلیب کا غلبہ بھی میرے وقت میں ہی ہو گیا اور پھر خسوف و کسوف کا نشان بھی پورا کر دیا۔ اسقدر لمبا سلسلہ خدا نے دھوکے کا رکھا۔ خدا تعالےٰ کی شان اس سے منزہ ہے کہ وہ کسیکو دھوکا دے۔ مسلمانوں کی موجودہ حالت تو چاہتی تھی کہ کسی راستباز اور صادق کے ساتھ انکی تائید کی جاتی نہ کہ ایک کاذب اور مفتری کو بھیجا جاتا اور پھر یہ کہ کاذب کے وقت میں نشان وہ پورے کیے جو صادق کے لیے مقرر تھے کیا یہ تعجب کی بات نہ ہوگی؟

اصل یہی ہے کہ خدا تعالےٰ نے اپنے وعدہ کے موافق جبکہ اسلام بہت کمزور ہو گیا تھا اور بالکل رسم پرستی اور نام کے طور پر رہ گیا تھا اور جب کہ نصاریٰ کا فتنہ حد سے بڑھ گیا تھا اور انھوں نے اسلام کے ذلیل کرنے کے لیے ہر قسم کے منصوبے کیے اور اپنی کوششوں میں کامیاب ہونے کے لیے مل ملکر اور اکیلے اکیلے زور لگایا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سخت توہین کی گئی یہانتک کہ آپ کو معاذ اللہ جھوٹا نبی کہا گیا اور خطرناک الزام آپ کی پاک ذات پر لگائے اور کوئی دقیقہ اسلام کی ہتک اور بیعزتی کا باقی نہ رکھا گیا۔ اور اپنے مذہب میں اسقدر غلو کیا کہ ایک ضعیفہ عورت کے بچہ کو خدائی کے تخت پر بٹھایا۔ اور ایک انسان کو خدا بنا کر پھر اُسکو ملعون قرار دیکر اسکی لعنت کو برکت کا ذریعہ بنایا۔ تو خدا تعالیٰ نے جو غیور خدا ہے ایک عاجز انسان کو اپنے وعدہ کے موافق قائم کیا اور اُسکی تائید اور نصرت کی۔ اس کے لیے ان نشانات کو پورا کیا جو اسوقت کے لیے مقرر تھے اور اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک اور توہین کا انتقام لینے والا ٹھیرایا۔ اور وہ اسطرح پر کہ جس عاجز انسان مسیح ابن مریم کو خدا ٹھیرایا گیا تھا۔ غیرت الٰہی نے اسکو

مسیح ابن مریم سے افضل بنا کر دنیا میں بھیجا اور مسیح موعود اس کا نام رکھا۔ مسیح موعود کا مسیح ابن مریم سے افضل ہونا خود یہود و نصاریٰ کے مسلمات سے ہے۔ عیسائی اعتراف کرتے ہیں کہ اس کی آمد ثانی پہلی آمد کے مقابلہ میں جلالی آمد ہوگی۔ پہلی آمد ناکامی تھی اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت چاہیے۔ غرض خدا نے مجھے مسیح موعود ٹھیرایا اور میرے نشانات کو قوت اور تعداد میں مسیح کے نشانات سے بہت بڑھ کر ثابت کیا اگر کسی عیسائی کو شک ہو تو قوت ثبوت اور تعداد کے لحاظ سے میرے نشانوں کا مسیح کے نشانوں سے مقابلہ کرکے دیکھ لے۔ ان نشانوں میں سے ہی یہ خسوف و کسوف کا نشان ہے جو اپنے وقت پر میری صداقت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی پر مہر کرنے کے لیے پورا ہوا۔ میں نے سُنا ہے کہ پٹیالہ میں ایک مولوی تھا اُس نے جب دیکھا کہ خسوف و کسوف کا نشان پورا ہو گیا تو اُس نے ہاتھ مار مار کر کہا کہ اب **خلقت گمراہ** ہو گی اب خلقت گمراہ ہو گی۔ مگر اس احمق سے کوئی اتنا پوچھے کہ خدا تعالیٰ نے جب وہ نشان پورا کیا جو صادق کے لیے مقرر تھا پھر لوگ گمراہ ہونگے یا ہدایت پائیں گے؟

خسوف و کسوف کا نشان

بہت بڑا نشان ہے۔

پھر د کے مد میں دیانند کے مرنے کی خبر ہے اسکی زندگی میں مرنے سے پہلے یہ خبر بذریعہ ایک رجسٹری شدہ خط کے اُسکو دی گئی تھی۔ اور شرمپت اور ملاوامل موجود ہیں اُن کو قسم دیکر پوچھا جاوے کہ کیا تین مہینے پہلے یہ خبر دی گئی تھی یا نہیں؟ اور اسی مد میں دلیپ سنگھ ناکام ہونے کی پیشگوئی ہے ابھی اس کے آنے کی کوئی خبر بھی نہیں تھی۔

آیات الرحمٰن فاضل لغوی بجواب عصائے موسیٰ بقیمت عہ سراج الحق سے ملسکتی ہے تیار ہے۔

سورۂ جمعہ پر حضرت حکیم الامۃ کا وعظ

گذشتہ اشاعت سے آگے

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی بعثت مکہ والوں میں اللہ تعالیٰ کی عزت اور حمد کا ایک بیّن ثبوت ہے کیونکہ جسوقت آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مبعوث ہوئے اہل دنیا اس رشتہ سے جو انسان کو اپنے خالق کے ساتھ رکھنا ضروری ہے بالکل بیخبر اور ناآشنا تھے ہزاروں ہزار مشکلات اس رشتہ کے سمجھنے ہی میں پیدا ہو گئی تھیں اوس کا قائم کرنا اور قائم رکھنا تو اور بھی مشکل تر ہو گیا تھا۔ کتب الٰہیہ اور صحف انبیا عَلَیْہِمُ السَّلَامُ میں تاویلات باطلہ نے اصل عقائد کی جگہ لے لی تھی + اور پھر انکی خلاف ورزی مقدرت سے باہر تھی دنیا پرستی بہت غالب ہوئی ہوئی تھی ان کے بڑے بڑے سجادہ نشین حکام اور رہبانوں کو اپنی گدیاں چھوڑنا محال نظر آتا تھا۔ خدا تعالیٰ نے بڑے لوگوں کا ذکر کیا کیونکہ اس سے چھوٹوں کا خود اندازہ ہو سکتا تھا۔ اگر ہم ایک نمبردار کی حالت بیان کریں کہ ایک قحط میں اُسپر فاقہ کشی کی مصیبت ہے تو اس سے چھوٹے درجہ کے زمیندار کا حال خودبخود معلوم ہو جاتا ہے + قرآن شریف نے نہایت جامع الفاظ میں فرمادیا ہے کہ

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ

جنگلوں اور سمندروں میں غرض ہر جگہ تری و خشکی پر فساد نمودار ہو چکا ہے وہ جو اپنے آپ کو ابراہیم کے فرزند کہلاتے تھے انکی نسبت قرآن ہی نے خود شہادت دی ہے اَکْثَرُهُمْ فَاسِقُوْنَ اکثرھم مؤمنون

ہمیں اکثر لوگ فاسق تھے اور یہانتک فسق و فجور نے ترقی کی ہوئی تھی کہ

جَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ

یہ اسوقت کے لکھے پڑھے علما سجادہ نشین خدا کی کتاب مقدس کے وارث لوگوں کا نقشہ ہے کہ وہ ایسے ذلیل و خوار ہیں جیسے بندر۔ وہ ایسے شہوت پرست اور بیحیا ہیں جیسے خنزیر۔ اس سے اندازہ کرو اُن لوگوں کا جو پڑھے لکھے نہ تھے جو کتاب مقدس کے وارث نہ تھے جو موسیٰ کی گدی پر نہ بیٹھے ہوے تھے پھر یہ تو ان کے اخلاق بد عادات بد یا عزت و ذلت کی حالت کا نقشہ ہے اگرچہ ایک دانشمند اخلاقی حالت اور عرفی حالت کو ہی دیکھکر روحانی حالت کا پتہ لگا سکتا ہے مگر خود خدا تعالیٰ نے یہی بتا دیا ہے کہ روحانی حالت بھی ایسی خراب ہو چکی تھی کہ وہ عبد الطاغوت بن گئے تھے یعنی حدود الٰہی کے توڑنیوالوں کے عبد بنے ہوے تھے ان کے معبود طاغوت تھے۔ اب خیال کرو کہ اخلاق پر وہ اثر رو چیر یہ صدمہ عزت کی وہ حالت! یہ ہے وہ قوم جو نَحْنُ اَبْنَآءُ اللّٰهِ وَ اَحِبَّآؤُهٗ کہنے والی تھی اس چھوٹے درجہ کی مخلوق کا خود قیاس کر لو۔ یہ نقشہ کافی ہے عقائد کو سمجھنے کے لیے یہ کافی ہے عزت و آبرو کے سمجھنے کے لیے کہ جو بندر کی عزت ہوتی ہے۔ پھر یہ نقشہ کافی ہے اخلاق کے معلوم کرنے کے لیے جو خنزیر کے ہوتے ہیں کہ وہ سارا بیحیائی اور شہوت کا پتلا ہوتا ہے۔

جب ان لوگوں کا حال میں نے سنایا جو نحن ابناء اللہ و احباؤہ کہتے اور ابراہیم کے فرزند کہلاتے تھے تو عیسائیوں پر اسی کا قیاس کر لو۔ انکی اپنی تو کوئی کتاب ہی نہ رہی تھی۔ اور کفارہ کے اعتقاد نے اُن کو پوری آزادی اور اباحت سکھا دی تھی۔ اور عربوں کا حال تو ان سب سے بدتر ہوگا جن کے پاس آج تک کتاب الٰہی پہنچی ہی نہ تھی۔ اور پھر یہ صورت صرف عرب ہی کا حال نہ تھا۔ ایران میں آتش پرستی ہوتی تھی۔ سچے خدا کو چھوڑ دیا ہوا تھا اور اہرمن اور یزدان دو جدا جدا خدا مان گئے تھے ہندوستان کی حالت اس سے بھی بدتر تھی جہاں پتھروں۔ درختوں تک کی پوجا اور پرستش سے تسلی نہ پا کر آخر عورتوں اور مردوں کے شہوانی قویٰ تک کی پرستش جاری ہو چکی تھی۔ غرض جسطرف نظر اٹھا کر دیکھو جدھر نگاہ دوڑاؤ۔ دنیا کیا بلحاظ اخلاق فاضلہ کیا بلحاظ عبادات اور معاملات ہرطرح ایک خطرناک تاریکی میں مبتلا تھی۔ اور دنیا کی یہ حالت بالطبع چاہتی تھی کہ ؎

مردے از غیب بروں آید و کارے بکند

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ایک رسول کو عربوں میں مبعوث کیا جیسا کہ فرمایا

هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ الآیہ

یہ رسول صرف عربوں ہی کے لیے نہ تھا ہاں پہلے عربوں میں مبعوث ہوا۔ بلکہ اسکی دعوت عام اور کل دنیا کے لیے تھی جیسا کہ اُسنے دنیا کو مخاطب کر کے سنایا

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا

اے لوگو میں تم سب کیطرف رسول ہو کر آیا ہوں اور پھر ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ یعنی ہم نے تمکو تمام عالموں پر رحمت کے لیے بھیجا ہے اسی لیے وہ شہر جہاں سرور عالم فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہور پایا وہ ام القریٰ ٹھیرا۔ اور وہ کتاب مبین جسکی شان ہے لَا رَیْبَ فِیْهِ وہ ام الکتب کہلائی اور وہ لسان جس میں ام الکتب اتری وہ ام الالسنہ ٹھیری۔ یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل تھا جو آدم زاد پر ہوا اور بالخصوص عربوں پر۔ پھر اس رسول نے آکر کیا؟

يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ

پہلا کام یہ کیا کہ انپر خدا کی آیات پڑھیں يتلوا عليهم اياته

پھر نرے پڑھ دینے سے تو کچھ نہیں ہو سکتا اس لیے دوسرا کام یہ کیا ویزکیہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کس قدر عظیم شان اور بلند مرتبہ ہے دوسرے کسی نبی کی بابت یہ نہیں کہ یزکیھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتی قوت قدسی اور قوت تاثیر کا اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ آپ نے عربوں اور دوسری قوموں پر کیا اثر ڈالا۔ عرب کی تاریخ سے جو لوگ واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آکر اس کی کایا پلٹ دی انکے اخلاق۔ عادات اور ایمان میں ایسی تبدیلی کی جو دنیا کے کسی مصلح اور ریفارمر کی قوم میں نظر نہیں آتی۔ جو شخص اس ایک ہی امر پر غور کریگا تو اُسے بغیر کسی چون و چرا کے ماننا پڑیگا کہ ہمارے سید و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قوت قدسی اور تاثیر قوی اور افاضہ برکات میں سب نبیوں سے بڑھ کر اور افضل ہیں اور یہی ایکبات ہے جو قرآن شریف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ضرورت دوسری تمام کتابوں اور نبیوں کے مقابلہ میں بدیہی الثبوت ہے۔

عیسائیوں نے حضرت مسیح کی شان میں غلو تو اسقدر کیا کہ (باوجودیکہ وہ اپنی عاجزی اور بیکسی کا ہمیشہ اعتراف کرتے رہے اور کبھی خدائی کا دعویٰ نہ کیا) انکو خدا بنا دیا لیکن اگر ان سے پوچھا جاوے کہ اس خدا نے دنیا میں آکر کیا کیا؟ تو میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ کوئی قابل اطمینان جواب اس قوم کے پاس نہیں ہے۔ یہ ہم مانتے ہیں کہ جب مسیح آئے اُسوقت یہودیوں کی ایمانی اور اخلاقی حالت بہت ہی گری ہوئی تھی۔ لیکن سوال یہ ہے کہ ان کے اخلاق اور عادات اور ایمان میں کیا تبدیلی کی؟

جبکہ وہ اپنے حواریوں کا بھی کامل طور پر تزکیہ نہ کر سکے تو اوروں کو تو کیا فیض پہونچتا۔ یہی موجودہ انجیل جو اس قوم کے ہاتھ میں ہے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ چند لالچی اور ضعیف الایمان آدمیوں کے سوا وہ کوئی جماعت جو اپنے تزکیہ نفس میں نمونہ ٹھہر سکے دنیا کے سامنے پیش نہ کر سکے جو ہمیشہ اپنے مرشد و امام کے ساتھ بیوفائی کرتے رہے۔ حتی کہ بعض ان میں سے انکی جان کے دشمن ثابت ہوئے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت قرآن شریف نے دعوی کیا ہے ویزکیہم اور اس دعوے کا ثبوت بھی دیا جبکہ انہیں حیرت انگیز تبدیلی پیدا کر دی وہ قوم جو بُت پرستی میں غرق تھی وہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے والی ہی ثابت نہیں ہوئی بلکہ اس توحید کو جوش اور صدق سے انھوں نے قبول کیا کہ تلواروں کے سایہ میں بھی اس اقرار کو نہیں چھوڑا۔ ملک و مال اور اپنے رشتہ داروں کو چھوڑنا منظور کیا مگر اس چھوڑی ہوئی بُت پرستی کو پھر منظور نہ کیا اپنے سید و مولی رسول کے ساتھ وہ وفاداری اور ثبات قدم دکھایا جس کی نظیر دنیا کی کوئی قوم پیش نہیں کر سکتی۔ یہانتک کہ غیر قوموں کو بھی اس کا اعتراف کرنا پڑا۔ یہ واقعات ہیں جنکو کوئی جھٹلا نہیں سکتا اس لیے مجھے ضرورت نہیں کہ میں انپر کوئی لمبی بحث کروں۔ میرا مطلب اور مدعا صرف یہ ظاہر کرنا ہے کہ دوسرا کام رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے یہ کیا کہ انکا تزکیہ کیا کہ ان کی حالت یہانتک پہونچی یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا۔ وہ روتے ہوئے ٹھوڑیوں کے بل گر پڑتے ہیں اور انکو فروتنی میں ترقی ملتی ہے۔ اور يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا اپنے خدا کے سامنے سجدہ اور قیام میں رات کاٹ دیتے ہیں۔ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا۔ راتوں کو اپنی خوابگاہوں اور بستروں سے اُٹھ اُٹھکر خوف اور اُمید سے اپنے رب کو پکارتے ہیں۔ پھر یہانتک انکا تزکیہ کیا کہ آخر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ کی سند انکو مل گئی۔ کسی ہادی اور مصلح کی ایسی سچی تاثیر اور تزکیہ کا پتہ دو! میں نے ہزاروں ہزار کتابیں پڑھی ہیں اور دنیا کے مختلف مذاہب کو ٹٹولا اور تحقیق کیا ہے میں دعوی سے کہتا ہوں کہ اس قسم کی حیرت انگیز تبدیلی کوئی ہادی۔ پیغمبر۔ نبی۔ رسول اپنی قوم میں نہیں کر سکا۔ جو ہمارے سرکار نے کی ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

یہ چھوٹی سی بات نہیں یہ بہت بڑی عظیم الشان بات ہے۔ اسوقت بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی اور تاثیر افاضۂ برکات کا ایک زندہ نمونہ موجود ہے جس سے آپ کی شان اور ہمت اور علو مرتبت اور بھی بڑھ جاتی ہے کہ وہ تیرہ سو سال کے بعد بھی اپنی تاثیریں ویسی ہی زبردست اور قوی رکھتا ہے جس سے ہم ایک اربعہ متناسبہ کے قاعدہ سے یہ ثابت کر سکتے ہیں کہ اسکی تاثیریں ابدی ہیں اور وہ ابد الآباد کے لیے دنیا کا ہادی اور رسول ہے۔ اسوقت ہمارا **امام** زندہ نمونہ ہے ان برکات اور فیوض کا جس نے آکر ان فیوض اور برکات اور قدسی تاثیروں کا ثبوت دیا ہے جو صحابہ کی کامیاب قوم پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی فیض صحبت سے ہوئیں۔ اگر دنیا میں کسی اور نبی کے برکات اور فیوض اس قسم کے ہیں تو پھر ان کے ماننے والوں کو چیلنج کرتے ہیں کہ اگر انھوں نے اپنی قوم کا تزکیہ کیا تھا۔ تو اس کے ثبوت کے لیے آج کوئی مزکی نفس پیش کرو۔ اوروں کو جانے دو یسوع مسیح کو خدا بنانے والی قوم! اسکی خدائی کا کوئی کرشمہ اب ہی دکھائے مگر یہ سب مردہ ہیں جو ایک مردہ کی پرستش کرتے ہیں اس لیے وہ زندوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے!

غرض دوسرا کام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ تھا کہ وہ آیات جو آپ پڑھ کر سناتیں اپنے عمل سے اور اس کی تاثیروں سے بتا دیا کہ اس کا منشا کیا ہے؟ منشا بھی بتا دیا اور عمل کرا کر بھی دکھایا۔ کیونکہ کتاب کا پڑھنا اور اس کے مطالب منشا سے آگاہ کر دینا کوئی بڑا کام نہیں جبتک کوئی ویسی بات نہ ہو۔ کہ عمل کرنے کی روح پیدا ہو جاوے کتاب کا پڑھنا بھی منافع ہو جاتا ہے جبکہ کوئی سمجھنے کے لیے طیار نہیں جبتک پڑھنے والا خود نہیں سمجھتا دوسروں کو سمجھا نہیں سکتا۔ اس لیے نہایت ضروری ہے کہ پہلے تعلیمات صحیحہ آجاویں پھر انکو پہونچایا جاوے اور سمجھایا جاوے کہ کیسی عمل درآمد ہوتا ہے یا خود کر کے دکھایا جاوے یہ ضروری مرحلہ ہے۔ غور کر کے دیکھو کہ کیا یہود کے سامنے ایک بڑا بھاری انبار کتاب کا نہ تھا۔ کیا مجوس کے پاس کتابیں نہ تھیں کیا عیسائی اپنی بغل میں کتاب مقدس مارے نہ پھرتے تھے اور کیا انہیں عمدہ باتیں بالکل نہ تھیں تھیں اور ضرور تھیں۔ مگر انہیں اگر کچھ نہ تھا تو صرف یہی نہ تھا کہ ان پر عمل کرا دینے والا کوئی نہ تھا۔ جبتک ایک روح اس قسم کی نہ آوے جو انسان کو مزکی بنا دے۔ اسوقت تک انسان ان تعلیمات سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ باقی آئندہ

خلافت راشدہ کا تیسرا اڈیشن

خدا کا شکر ہے کہ خلافت راشدہ کا دوسرا اڈیشن ایک ہی مہینہ کے اندر ختم ہو گیا۔ کتاب کی قیمت حضرت مصنف کی عام فیاضی کیوجہ سے کم کر دیگئی تھی۔ لیکن ہمیں کامل یقین تھا اور ہے کہ اگر کتاب کی قیمت دگنا بھی ہوتی تو بھی یہ اسی غرہ و جذبہ سے خریدی جاتی جس شوق اور دلچسپی کے ساتھ اسے خریدا گیا ہے۔ فاضل مصنف اور خاکسار پبلشر کے پاس جسقدر خطوط کتاب ... م کی خوبیوں کی تعریف اور شکریہ کے پہونچے ہیں۔ اگر فاضل مصنف کا استغنا اور حیا مانع نہ ہوتا جو مومن کے اعلی درجہ کے ایمان کا نشان ہے اور اسکو خود ستائی کے ضمن میں داخل نہ سمجھا جاتا تو ہم بلا مبالغہ کہتے ہیں کہ ان خطوط کے اندراج کے لیے الحکم کی ایک مہینہ کی اشاعتیں مشغول